# 2 روز

## برف پوش کوہساروں کے درمیان

از قلم
قاری
محمد اکرام غفرلہٗ

ناشر: مدرسہ فیض القرآن اوڈھروال (ضلع چکوال)

## ایک ہمدرد اور خیر خواہ ایسا ملا:

خواہشیں تو دل میں جنم لیتی رہتی ہیں اور پھر کبھی کوئی خواہش شوق کی صورت اختیار کر لیتی ہے، خصوصاً بچپن کی ہر خواہش، تمنا شوق اور جذبہ بن جاتی ہے۔ اسی طرح راقم کی بھی خواہش اور تمنا رہتی ہے کہ خوبصورت وادیوں، فلک بوس آسمان کو چھوتے ہوئے کوہساروں، خالق کائنات کی کاریگری، حق تعالیٰ جل شانہٗ کی وسیع وعریض زمین پر، اس کے پھیلائے ہوئے دلفریب، دلکش مناظر کو دیکھتا ہی رہوں۔ لیکن فرصت کی کمی، حالات کی سازگاری اور زادِ سفر کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے یہ خواہشات، تمنائیں، آرزوئیں، دل ہی میں مچلتی رہیں۔ ہماری اس کمزوری کا ادراک ہمارے ایک بہت ہی مخلص دوست کو ہوا، انہوں نے ہمیں آڑے ہاتھوں لیا، ہم نے بہت آئیں بائیں شائیں کیں، بہانے تراشے، مصروفیات کا رونا رویا، انہوں نے ہماری ایک نہ چلنے دی، اور مجھے لگا گویا کہ وہ زبانِ دل سے یہ کہہ رہے ہوں:

خلوص و محبت کا انکار کر کے
تم خوش ہو مرے دل کو مسمار کر کے

وہ ایک وسیع الظرف دل کے مالک، خوش مزاج، خوش گفتار، عمل کے قائل، اور قابلِ رشک صلاحیتوں کے مالک، واقعات، حکایات اور لطائف کے بڑے ذخیرے کے حامل، گویا وہ ایسا ساز ہیں جسے چھیڑ کر سات سروں کا لطف حاصل کیا جا سکتا ہے۔

## آغازِ سفر:

چنانچہ ہم نے مذکورہ بالا ہمدرد، خیر خواہ کی تحریک کی وجہ سے ۲۵ جون ۲۰۰۹ء کو رختِ سفر باندھا، نمازِ فجر کے متصل بعد کا وقت تھا، سورج کی لالی نکلنے میں ابھی کچھ دیر

UMAR SHAHEED LIBRARY Moohra Noor Jahan (Chakwal) Pakistan عمر شہید لائبریری موہڑہ نور جہاں (چکوال)

تھی، ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، پرندے اڑ، اڑ کر انجانے راستوں کی طرف رواں دواں تھے، بقول شاعر کے:

ہم نور کے تڑکے اٹھے
بعد از فجر سفر کو چلے

اوڈھروال بائی پاس سے محترم ومکرم قاری حفیظ الرحمٰن صاحب زید مجدہ، عزیزم قاری عبدالشکور صاحب سلّمہ اور محترم جناب بھائی زمرد خان صاحب حفظہ کے ساتھ پو نے پانچ اور پانچ بجے کے درمیان ہم نے سفر کا آغاز کیا، ہم اس تصور ہی سے خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے، ویسے بھی ایک سیانے کا قول ہے، کہ چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا دل سے استقبال کرو، کیونکہ انہیں کے پیچھے محبتوں کا سیلاب چھپا ہوتا ہے، بہر کیف ہماری خوشی دیدنی تھی، پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے، لہٰذا آلٹو کار کی کرسی پر بیٹھ کر پاؤں کو سامنے والی کرسی پر رکھ کر ٹکا دیا، کیونکہ ان کو کہیں نہ کہیں تو رکھنا ہی تھا، جب خوشی صاحبہ کو کچھ قرار آیا اور بائیں طرف دل کے نیچے دبک کر آرام کرنے لگیں، تو ہم نے بھی دعائے سفر پڑھنی شروع کی:

## توشۂ عجیبہ:

سُبْحٰنَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَاوَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَالَمُنْقَلِبُوْنَ۝

”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو رام کر دیا جبکہ ہم میں اس کی طاقت نہ تھی، اور بلاشبہ ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

خیالات واحساسات کے اس ہجوم میں انسان کو تسکین بخشنے والی یہی چیزیں ہیں ،اور وہ ہیں حضورِ اکرم ﷺ کی وہ پاکیزہ اور پراثر دعائیں جو آپ ﷺ سفر پر روانہ

ہوتے وقت فرماتے تھے اور حقیقت یہی ہے کہ ایک مسافر کی ضروریات کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو ان اثر بھرے الفاظ میں سمٹ نہ آیا ہو، ایک مسافر کی بشری نفسیات سے آپ ﷺ سے زیادہ کون واقف ہوسکتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا جس کا احاطہ مختلف اوقات کی دعاؤں میں نہ کیا ہو، جب آپ ﷺ کسی نئی بستی یا نئے شہر میں قیام کی غرض سے داخل ہوتے تو یہ دعا فرماتے کہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرِ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا ۞

”اے اللہ! میں آپ سے اس بستی کی اس کے رہنے والوں کی اور اس میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی کا طلب گار ہوں اور اس بستی، اس کے باشندوں اور اس میں جو کچھ ہے، اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

ایک مسافر جب کسی طویل سفر پر روانہ ہوتا ہے خواہ وہ سفر کتنے شوق اور کتنی امنگوں کا کیوں نہ ہو تو اس کے دل میں ملے جلے جذبات کا ایک عجیب عالم ہوتا ہے ، دوست، احباب اور گھر والوں کی جدائی ان کی خیر و عافیت کی فکر، اپنے سفر کے مراحل کا خیال، منزل کی دوری کا احساس، نئے ماحول، نئے لوگ اور نئی جگہ کے بارے میں تخمینے اور اندیشے، واپس خیریت اور سہولت کے ساتھ گھر پہنچنے، اور گھر والوں کو بعافیت پا نے کی آرزو، غرض نہ جانے کتنے خیالات واحساسات ہوتے ہیں جن کے تلاطم میں انسان گھر سے روانہ ہوتا ہے۔

تصورات واحساسات کے اس ہجوم میں قلب ونگاہ اگر مادے کے پار کچھ دیکھنے کی صلاحیت سے محروم نہ ہو، تو ایک مسافر کے لئے اس سے بہتر رختِ سفر کیا ہوسکتا ہے

UMAR SHAHEED LIBRARY Muzaffarabad Pakistan
عمر شہید لائبریری
موہڑہ نور چشم (چکوال)

۔اور انسان کے لئے ذکر اللہ کے علاوہ اس سے بہتر وافضل توشہ کیا ہوسکتا ہے۔

جان میں آتی ہے جان، اللہ اللہ کہنے سے
آدمی بنتا ہے انسان، اللہ اللہ کہنے سے
خدا کا نام سہارا ہے ہر کسی کے لئے
خدا کا ذکر ہی تسکین ہے زندگی کے لئے

چکوال سے بلکسر انٹرچینج تک تقریباً ۷۷ کلومیٹر کا سفر ہے اور بلکسر انٹرچینج سے اسلام آباد ٹول پلازہ تک ۹۰ کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور ہماری گاڑی کی رفتار موٹروے پر ۱۰۰ تا ۱۲۰ کے درمیان تھی۔

جب ہم اوراد و وظائف سے فارغ ہوئے، تو ہماری گاڑی موٹروے پر رواں دواں تھی، آفتاب مشرق سے دھیرے دھیرے سر نکال رہا تھا، اس کی سنہری کرنیں پو ٹھوہار کی سطح مرتفع پر پھیلی ہوئی سبز پوش پہاڑوں سے پھسل پھسل کر سرسبز کھیتوں میں اتر رہی تھیں، میں کار کی کھڑکی سے سر لگائے اس منظر کو ٹکٹکی باندھے دیکھے جا رہا تھا پنجاب کے شمال مغرب میں دریائے سندھ سے لے کر دریائے جہلم تک کا وسیع و عریض علاقہ پوٹھوہار کہلاتا ہے۔ ماہرین ارضیات اسے دنیا کی قدیم ترین انسانی تہذیب کا مسکن بتاتے ہیں، بحیرۂ روم کی سی خوشگوار آب و ہوا والی یہ سرزمین مکمل پہاڑی ہے نہ میدانی بلکہ سطح مرتفع ہے یعنی میدانی علاقوں سے نسبتاً بلند ہموار علاقہ ہے ان بلند میدانوں سے ہم آغوش ٹیلوں، چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں، اور پہاڑوں کا بھی ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے، بھورے ٹیلوں اور سیاہ و سبز پہاڑوں کے بیچوں بیچ برساتی نالے اور قدرتی چشمے بہتے ہیں، چند چھوٹے دریا بھی ہیں، جن میں دریائے سواں دریائے ہرو مشہور ہیں،

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Noor Pur (Chakwal) عمر شہید لائبریری

اس علاقے کی سطح سمندر سے بلندی ایک ہزار فٹ سے زیادہ ہے اور بعض مقامات پر بلندی دو ہزار فٹ تک پہنچ جاتی ہے، زمین کہیں نرم کہیں سخت مگر نہایت زرخیز ہے۔ کھیوڑہ کی نمک کی کانیں، کلر کہار کے سرسبز پہاڑ، اور مارگلہ کی حسین وادی اس کا ما یہ امتیاز ہیں۔ اس کی تہہ میں کہیں کہیں تیل کے بے پناہ خزانے بھی موجود ہیں، مگر ان سے اب تک پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔

## راولپنڈی پنجاب کا اہم تجارتی شہر:

کچھ دیر بعد ہم راولپنڈی چوہڑ چوک سے گذر رہے تھے، راولپنڈی پنجاب کا اہم تجارتی اور ثقافتی شہر ہے جو پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے تقریباً ۱۶ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، یہ شہر بھی ہے، ضلع بھی اور ڈویژن بھی۔ ضلع کی حدود کے لحاظ اس کی شمالی حدود فاقی ضلع اسلام آباد سے ملتی ہے، اس کے مشرق میں دریائے جہلم ہے، جو شمال سے جنوب تک اس کی حد متعین کرتا ہے، جنوب میں ضلع جہلم اور چکوال اور مغرب میں ضلع اٹک واقع ہے۔ اسکندرِ اعظم کے حملے کے وقت راولپنڈی کو ''امنڈا'' کہا جاتا تھا، مغلیہ دور میں اسے سندھ ساگر کا نام دیا گیا اور اس میں مزید علاقے شامل کر کے ''فتح پور'' سے موسوم کیا گیا۔

۱۰۰۸ء میں محمود غزنوی رحمہ اللہ علیہ نے اسے فتح کرنے کے بعد ایک گھگڑ سردار کے حوالے کر دیا، گھگڑ سردار جھنڈے خان نے اسے آباد کیا اور نواحی موضع راول کی مناسبت سے اس کا نام راولپنڈی رکھا، پنڈی کا مطلب ہے چھوٹا گاؤں۔

قیام پاکستان کے بعد راولپنڈی میں پاکستان کی مسلح افواج کا ہیڈ کوارٹر ﴿GHQ﴾ قائم ہوا جو تا حال یہی موجود ہے ۱۹۵۹ء میں جب پاکستان کا

دارالحکومت کراچی منتقل کیا گیا، تو اسے عبوری دارالحکومت کی حیثیت ملی۔ راولپنڈی کے دو حصے ہیں، ایک شہر جو پرانا قلعہ، راجہ بازار، باغ سرداراں، بنی گوالمنڈی، کرتار پورہ وغیرہ محلوں پر مشتمل ہے۔ دوسری چھاؤنی ﴿کینٹ﴾ جہاں آرمی "GPO،GHQ" ائیرپورٹ، کنٹونمنٹ بورڈ اور دوسرے دفاتر ہیں۔

## کچھ تذکرہ حضرت کے گلشن کا:

اب ہم پشاور روڈ پر مغرب کی جانب سفر کر رہے تھے ترنول کا ریلوے کراسنگ عبور کرنے کے بعد اندازاً ۱،۴ کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد سڑک کے دائیں جانب ایک کلومیٹر دور جامع مسجد انوارِ ختمِ نبوت، دارالعلوم زکریا ﴿رحمہ اللہ علیہ﴾ نظر آتا ہے جو علمِ نبوت کا مرکز ہے اور بستی انوارِ مدینہ کے مبارک نام سے موسوم ہے، اس جگہ و سٹاپ کا نام سرائے خربوزہ ہے۔

اس دارالعلوم زکریا ﴿رحمہ اللہ علیہ﴾ نے قلیل عرصہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے فضل و کرم سے درجہ حفظ و تجوید سے دورۂ حدیث شریف تک ترقی کے منازل طے کئے ہیں ہمارے پیرو مرشد نے اپنے شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی ﴿رحمہ اللہ علیہ﴾ کی منشاء و طرز پر تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت ﴿خانقاہی نظام﴾ کا اہتمام بھی کیا ہے۔

رسول اللہ! ﷺ کا ایک غیر فانی معجزہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے فیض کا چشمہ کبھی خشک نہیں ہونے پاتا آپ ﷺ کا نمونہ آنکھوں سے کبھی اوجھل نہیں ہوتا، آپ ﷺ کی امت کی ضرورتیں زیادہ دیر تک اٹکی نہیں رہتیں اور وہ اس طرح کہ آپ ﷺ کی مشعلِ نور سے براہِ راست طریقے پر سینکڑوں مشعلیں روشن ہوتی رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہیں گی آپ ﷺ کی کامل پیروی سے ہر زمانے میں اور تقریباً ہر جگہ کم و بیش

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Kor Chashma (Chakwal) Pakistan
عمر شہید لائبریری رحمۃ اللہ علیہ موہڑہ کور چشم (چکوال)

ایسے انسان پیدا ہوتے رہے جن سے آپ ﷺ کی یاد تازہ ہوتی تھی اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان نظر آتی تھی جن سے ظاہر ہوتا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے دین کا کام بند نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا دین زندہ ہے رسول اللہ! ﷺ کی پیروی ہر زمانے میں ممکن ہے اور انہیں کی وجہ سے خاتم النبیین کے کسی نبی کی عملاً ضرورت نہیں۔

ان بزرگوں کے کئی طبقے ہیں، پہلے اور سب سے اونچے طبقے کو صحابہ کرام ﴿رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین﴾ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جس طرح رسول اللہ! ﷺ نے نبوت اور کمالاتِ نبوت کی تکمیل کردی اسی طرح ان حضرات صحابہ کرام ﴿رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین﴾ نے آپ ﷺ کی کامل پیروی کا حق ادا کردیا ،ان کے بعد تابعین، تبع تابعین سلف صالحین، اولیائے کاملین، مجاہدین، مرشدین، مصلحین، مجددین، مختلف طبقات ہیں، اور یہ سب رسول اللہ! ﷺ کے تلامذہ و مریدین آپ ﷺ کے کفشِ بردار اور آپ ﷺ کے دین کے خادم ہیں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہمیشہ اپنا کام لیتا رہا، ان سے ہزاروں کی آنکھیں روشن کیں، ہزاروں کے دل کے کنول کھلائے، ہزاروں کو جگایا اور آج اس موجودہ قحط الرجال کے زمانے میں بھی الحمدللہ وہ اللہ والے ہیں جن کا سلسلہ اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفٰے ﷺ سے جا ملتا ہے اپنے بڑوں کی مکمل پیروی کرتے ہوئے مخلوقِ خدا کو اپنے فیض سے مستفید کر رہے ہیں، یہاں میں اسی سلسلہ کی ایک کڑی جن کو دنیا حضرت پیر مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب دامت برکاتہم کے نام سے جانتی ہے

UMAR SHAHEED LIBRARY Muzaffar Abad (Chakwal) عمر شہید لائبریری موہڑہ نور پیم (چکوال)

کا ذکرِ خیر کرنا چاہتا ہوں جن کی صحبت میں کچھ دن رہنے سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے، کہ ہزاروں سال کی محنت سے انسان وہاں نہیں پہنچ سکتا، جہاں اللہ والوں کی صحبت میں کچھ دن، کچھ گھنٹے، کچھ گھڑیاں، کچھ لمحے گزارنے سے پہنچ سکتا ہے۔اور بزرگوں کی صحبت اور اہل اللہ کے فیض سے جو علم حاصل ہوتا ہے، وہ کتابوں سے بھی حاصل نہیں ہوتا۔کسی نے سچ کہا ہے کہ:

نہ کتابوں سے، نہ وعظوں سے، نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

یہ مذکورہ بالا گلشن و باغ مختلف پھولوں کا ایک خوشنما گلدستہ ہے۔جو ایک عالم کو اپنی مہک و روشنی سے منور کر رہا ہے اور علمِ نبوت کے نور سے ایک جہاں کو سیراب کر رہا ہے۔حضرت مدظلہ کے قول و فعل، نشست و برخاست گویا ہر عمل اپنے پیارے آقا نبی کریم ﷺ اور اپنے شیخ سے عشق و محبت سے ظاہر ہوتی ہے، اسی محبت و عشق کا نمونہ ،ان کی قائم کردی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم زکریا جس کے نام سے بھی حضرت کی اپنے شیخ المکرم سے محبت و عقیدت ٹپکتی ہے، جب بھی کہیں حضرت شیخ کے ادارے میں جانا ہوا تو وہاں کی روح پرور فضا میں جہاں اور بہت کچھ دیکھنے کو ملتا ہے وہاں حضرت کی آقائے نامدار! ﷺ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ سے اور مدینۃ الرسول سے والہانہ محبت و وابستگی جو ایک سچے عاشق کو اپنے عظیم محبوب سے ہوتی ہے اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے، ایک دفعہ اس عظیم درسگاہ کے باغیچے میں جانا ہوا، جہاں مدینہ منورہ کی سرزمین سے لائے ہوئے پودے باغیچہ کے حسن کو دوبالا کر رہے تھے، اور اس کو چار چاند لگا رہے تھے، ان میں ایک گلاب کا پودا تھا جس پر ایک پھول کھلا ہوا تھا جو خوشبو اور اپنی رنگت

UMAR SHAHEED LIBRARY
عمر شہید لائبریری
Umar Shaheed Library Mohra Kurpum (Chakwal) Pakistan

میں اپنی مثال آپ تھا، اسی طرح مدینہ کی سرزمین سے لائے ہوئے تین پودے کھجور کے تھے، جو زبانِ حال سے ہر دیکھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے اور مدینہ کی یاد دیں تازہ کر رہے تھے، اس کے ساتھ مدینہ منورہ کے مزرع سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پودینہ بھی تھا جو ہر گزرنے والے کو اپنی خوشبو سے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔

ان پودوں نے دارالعلوم زکریا رحمہ اللہ علیہ کے باغیچہ کو اتنا دلکش، دلربا بنا دیا تھا کہ ہر آنے والے کو دوسری چیزوں کے دیکھنے سے بے خبر کر دیا، اسی مناسبت سے حضرت نے اس باغیچہ کا نام بستانِ مدینہ تجویز فرمایا ہے۔

## درہ مارگلہ اور ٹیکسلا:

آگے مزید مغرب کی جانب سفر کرتے جائیں تو چند لمحوں بعد آپ پرسکون درہ مارگلہ سے گذریں گے، ہلکی سی چڑھائی چڑھنے کا بعض اوقات احساس بھی نہیں ہوتا اور درہ گذر جاتا ہے، سیاحت کے نقطۂ نظر سے درہ مارگلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے، درہ مارگلہ کی اترائی کے فوراً بعد ٹیکسلا کا جدید شہر شروع ہو جاتا ہے، قدیم ٹیکسلا دو کلومیٹر آگے ہے جبکہ ٹیکسلا کی پرانی تہذیب کے کھنڈرات اور عجائب گھر کی طرف جانے والا راستہ مارگلہ پاس سے صرف ایک کلومیٹر آگے مین شاہراہ سے دائیں جانب نکلتا ہے اس مقام پر ایک چھوٹا سا بورڈ آپ کو عجائب گھر کی طرف جانے کا راستہ دکھاتا ہے۔

## قدیم ٹیکسلا ایک نظر میں:

ٹیکسلا برصغیر میں قدیم گندھارا تہذیب کا سب سے بڑا مرکز، پاکستان وہ قدیم ترین شہر جو زمانہ قبل مسیح سے لے کر اب تک بے شمار انقلابات کا چشم دید گواہ ہے، کبھی

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Kor Jhelum (Chakwal) Pakistan عمر شہید لائبریری موہرہ کور جہلم (چکوال)

یہاں ایران کے کیانی حکمرانوں کا طوطی بولتا تھا، پھر یونان سے سکندرِ اعظم یلغار کرتا ہوا آیا اور اسے اپنے قبضے میں لے لیا، یہ افغانستان کی باختر سلطنت کا بھی حصہ رہا۔

موریہ کشن اور اشوک خاندان بھی یکے بعد دیگرے اس کے وارث ہیں۔ایک زمانے میں یہ کشمیری حکمرانوں کے ماتحت رہا،اسے بدھ مت کا مرکز مانا جاتا ہے، ہندوؤں کی فرسودہ روایتوں کے گورکھ دھندے سے تنگ آ کر گوتم بدھ نے سماج سے بغاوت کی مگر کسی پیغمبر کی تعلیمات سے استفادہ کرنے کی بجائے جب اس نے اپنی عقلِ نارسا پر اکتفا کیا تو کفر وضلالت کے اندھیروں سے نہ نکل سکا،اس کے پیروکار اس کی مورتیاں بنا کر پوجنے لگے، ٹیکسلا اس دور میں اس بت پرستی کی تعلیم کا بڑا مرکز تھا یہاں بدھوں کی کئی عبادت گاہیں اور درسگاہیں تھیں۔

مشرقی ایشیا سے قافلے یہاں آتے اور دامن میں گمراہی کے انگارے ساتھ لے جاتے شرک یہ گڑھا بارہا اللہ تعالیٰ کے قہر کا شکار ہوا، زلزلوں متعدد بار اسے پیوندِ زمین کیا مگر عقل کے اندھے اندھے ہی رہے، ٹیکسلا کے کھنڈرات آج بھی نظارۂ عبرت ہیں، انگریزوں کا قائم کردہ ٹیکسلا میوزیم ان تباہ شدہ مکانات، محلات، بت کدوں سے کھود کر نکالی جانے والی اشیاء سے بھرا پڑا ہے۔

جاپان، فلپائن، برما، تھائی لینڈ اور مشرقی بعید سے سیاح اب بھی یہاں آتے ہیں، تباہ شدہ بت پرست تہذیب کے آثار سے محظوظ خوش ہوتے ہیں، کور چشموں کی آنکھیں اب بھی نہیں کھلیں۔

''پس بے شک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں ﴿سورۃ الحج﴾ ﴿ترے نقش پا کی تلاش میں ص ۴۶، ۴۷، از: مولانا محمد اسماعیل ریحان﴾

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Nour Pasham (Chakwal) Pakistan

## ایک ہوٹل میں ناشتہ:

ہماری گاڑی ۴۰ تا ۸۰ کی رفتار میں رواں دواں اب ٹیکسلا شہر سے گذر رہی تھی، قاری صاحب نے فرمایا، اردگرد نظر دوڑائیں اور مناسب سا ہوٹل دیکھیں، اور ہم بڑے اشتیاق سے اس کو کھوجنے لگے، کیونکہ بھوک بھی ہمیں ستا رہی تھی، قاری صاحب کے احساس دلانے سے ہمیں یہ احساس ہوا کہ ہمارا پیٹ خالی ہے، اس پر ایک محاورہ بھی ہے کہ:

پیٹ میں نہ ہوں روٹیاں
تے سب گلاں کھوٹیاں

بازار کراس کرنے کے ساتھ ہی ہمیں ایک چھوٹا سا ہوٹل نظر آیا، یہ دو بائی چار کے ایک کمرے کا ہوٹل تھا، ٹیبل پر بیٹھنے کے ساتھ ہی کچھ مکھیوں نے ہمارا والہانہ استقبال کیا اور اپنی بھنبھناہٹ سے ہمیں خوش آمدید کہا، حالانکہ ہوٹل صاف ستھرا تھا، لیکن گرمیوں کے موسم کا ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

مکھی نہ تو پرندہ ہے اور نہ ہی کیڑا، بلکہ اسے اڑنے والا کیڑا کہا جائے تو بہتر ہے، یہ گندگی پر بھی بیٹھتی ہے اور پاک صاف کھانے کی چیزوں پر بھی، اسی لئے ہیضہ جیسی بیماریوں کا سبب بنتی ہے، اس بیماری میں بعض دفعہ موت بھی واقع ہو جاتی ہے ۔مکھی کے بارے میں کئی مثالیں بھی گھڑی گئی ہیں مثلاً کنجوس مکھی چوس وغیرہ، اس سے وابستہ محاورے تو عام ہیں جیسے مکھیاں اڑانا، ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینا، مکھیاں مارنا وغیرہم۔

ہم نے ناشتہ کر کے آگے کی راہ لی، اب ہم ٹیکسلا سے ہری پور جانے لے لئے لنک روڈ استعمال کر رہے تھے، چالیس کلومیٹر طویل یہ سڑک قریباً ۲۰ فٹ چوڑی ہے، اور

UMAR SHAHEED LIBRARY
شہید لائبریری
موہڑہ نور چشم (چکوال)

بقول قاری صاحب کے شام کے بعد اس شاہراہ پر سفر کرنے کا مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔

ٹیکسلا سے چار کلومیٹر بعد ہم تینوں ساتھیوں کے ایک مشترکہ جاننے والے ساتھی ،اس پر مستزاد یہ کہ قاری صاحب کے شاگرد بھی تھے ان سے ملاقات طے تھی جو ایک سرکاری محکمے میں ملازم ہیں، پوچھتے پوچھتے جب ایک بڑی عمارت کے گیٹ کے سامنے گاڑی کو روکا اور چوکیدار کے پاس گئے، جو بمعہ یونیفارم کے وہاں موجود تھا، جوان کو دیکھ کر پہلے تو قدرے سہما، پھر جرأت کر کے تھوڑا قریب آیا، کیونکہ آج کل سرکار اور اس کے کارندوں کے نزدیک داڑھی، پردہ، ٹخنوں سے اونچی شلوار اور باجماعت نماز کی پابندی انتہا پسندوں کی مخصوص علامات ہیں، اور موصوف بھی ان تمام صفات پر پورا اترتے تھے حالانکہ ان بے چاروں کی جیب میں جھانک کر دیکھیں تو مسواک اور تسبیح پر ہی نظر پڑے گی، جو کچھ صاحب حیثیت والا ہوگا تو اس کی جیب میں سے ایک عدد عطر کی شیشی بھی نکل آئے گی۔

UMAR SHAHEED LIBRARY
عمر شہید لائبریری
موہڑہ نور پیم (چکوال)
پاکستان

## محاورات اور ضرب الامثال پر اثرات:

بچپن میں یہ محاورہ سنتے آئے تھے، کرے داڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا، اُس زمانہ میں شاید داڑھی شرافت اور بھلے مانس کی علامت ہوا کرتی تھی، یعنی محاورے کا یہ مطلب لیا جاتا تھا، جرم چاہے کسی شریف آدمی سے ہی سرزد ہوا ہو، لیکن مونچھوں والے رگڑے میں ضرور آئیں گے۔

مگر ۱۱ ستمبر کے حادثے کے بعد جہاں اور بہت سی تبدیلیاں دنیا میں وقوع پذیر ہوئیں، وہاں محاوروں اور ضرب الامثال پر بھی زد پڑی ہے، مثال کے طور پر اسی محاورے کو دیکھ لیں اور مونچھوں والے دنیا میں جہاں بھی، جب بھی اور جو بھی کرتے

ہیں شک داڑھی والوں پر ہی ہوتا ہے۔اور وہ ضرور رگڑے میں آتے ہیں۔

## ایک حرام فیصلہ کی سزا:

اور ۱۱ ستمبر کے حادثے کے وقت پاکستان پر پرویز مشرف کی حکومت تھی، وہ طبعی طور پر اسلام سے بیزار کافروں سے محبت کرنے والا ایک ملعون شخص تھا، وہ کتوں کا شوقین اور کمال اتا ترک کے سیکولر نظام کا عاشق تھا اسے شہرت اور مقبولیت کا بے حد شوق تھا، امریکہ نے جب افغانستان پر حملے کا ارادہ کیا تو پاکستان کو دھمکی دی اور اس سے ہر طرح کی مدد مانگی۔ پرویز مشرف تو پہلے سے مجاہدین اور امارتِ اسلامیہ کا دشمن تھا، فوجی ڈسپلن کی وجہ سے مخالفت کی کوئی آواز نہ اٹھی اور پاکستان نے امریکہ سے ہر طرح کے تعاون کا وعدہ کر لیا۔ یہ وہ منحوس لمحہ تھا اور یہ وہ حرام فیصلہ تھا، جس کی سزا معلوم نہیں کتنے دن، کتنے ہفتے، کتنے مہینے، کتنے سال اور اہلِ پاکستان کی کتنی نسلیں بھگتیں گی۔

آپ یقین کریں کہ پاکستان کی جگہ اگر ہندوؤں اور عیسائیوں کا کوئی ملک ہو تا تو وہ بھی امریکہ سے اس طرح معاہدہ نہ کرتا، ملک کے کئی ائیر بیس امریکہ کو دے دیئے گئے، کراچی سے کوئٹہ اور پشاور تک امریکہ کے درجنوں فوجی اور جاسوس اڈے قائم ہو گئے۔ پاکستانی اداروں کے کئی آفیسر امریکہ کی ملازمت میں دے دیئے گئے اور امریکہ کو اپنے ملک سے بھی زیادہ محفوظ علاقہ افغانستان پر حملے کے لئے مل گیا۔

پھر صرف یہاں تک ہی بس نہیں، سینکڑوں مساجد و مدارس کی تباہی، معصوم طلباء وطالبات پر بمباری، سینکڑوں علمائے کرام کو شہید، اور سینکڑوں علماء و مجاہدین کو عقوبت خانوں میں ڈالا گیا۔ ان عقوبت خانوں کے اہلکار پاکستان کے سب سے بڑے دشمن

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Nur Chakwal (Chakwal) عمر شہید لائبریری موہرہ نور چکوال پاکستان

ہیں، یہ بداخلاق، بدشکل اور بدمزاج آفیسر قیدیوں پر ایسے مظالم کرتے ہیں اور انہیں ایسی فحش گالیاں دیتے ہیں کہ جن کا تصور بھی محال ہے۔اور لال مسجد والا اندوہناک حادثہ کربلائی انداز میں پیش آیا، جس نے پورے ملک میں بے چینی کی لہر دوڑا دی۔

فضائیں بھی لرز اٹھیں یہ کس نے چیخ ماری ہے
یہاں ہر اک چہرے پہ عجب سا خوف طاری ہے

خلاصہ یہ کہ حکومت ہر آئے دن عوام اور پاکستان کے ہر شہری کو اپنے سے متنفر کر رہی ہے اور ان لوگوں کی بھرتی کر رہی ہے جو پاکستان سے لڑنے پر مجبور ہوتے ہیں، اور یوں افغانستان کی لڑائی پاکستان میں منتقل ہو گئی ہے، اور یہاں کے مسلمان ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگے اور مرنے مارنے لگے، اللہ تعالیٰ وطن عزیز پر رحم فرمائے ۔پورا پاکستان اس وقت جل رہا ہے، بمباری، آگ، موت، لاشیں، پناہ گزینوں کے لمبے لمبے قافلے، روزانہ سینکڑوں افراد مرتے ہیں اور ہزاروں بے گھر ہوتے ہیں۔مگر امریکہ سے ایک ہی صدا آتی ہے کہ مزید کچھ کرو، مزید مسلمان مارو، مزید آپس میں لڑو، ڈومور، ڈومور، پاکستان کی عوام مر رہی ہے، فوجی جوان مر رہے ہیں، پولیس مر رہی ہے، آج تک پاکستان اس ظالمانہ اور حرام فیصلے کی قیمت چکا رہا ہے، ابھی تک بھی ہمارے حکمرانوں ہوش کے ناخن نہیں لئے، حکمرانوں کی انہی غلط پالیسیوں کی وجہ سے پاکستان ہر شہری چھوٹا ہو یا بڑا، بوڑھا ہو یا جوان، ملازم ہو یا غیر ملازم، مرد ہو یا عورت ،فوجی ہو یا پولیس مین۔ہر فرد ڈرا ڈرا سا، سہما سہما سا پھر رہا ہے، کسی شاعر نے کہا ہے:

جس شاخ پہ بیٹھے ہیں خرد مند ہمارے
دن رات اسی شاخ کو اب کاٹ رہے ہیں

UMAR SHAHEED LIBRARY عمر شہید لائبریری

دیوار جو اغیار کے رستے میں تھی حائل
دیمک کی طرح خود ہی اسے چاٹ رہے ہیں

## تجھے ضرور کسی کی نظر لگ گئی ہے!

سوچتا ہوں اے ارضِ وطن! کیا ابھی تک تیری پیاس نہیں بجھی؟ بتا تیری پیاس بجھانے کی خاطر ابھی ہمیں کتنے پیاروں کا اور خون دینا ہوگا؟ اے میرے پاک وطن کی سرزمین! تو ابھی اور کتنے سہاگ اجاڑے گی اور پھر تجھ پر امن قائم ہوگا؟ کتنے بوڑھے والدین سے ان کا آخری سہارا چھینے گی؟ کتنی بہنوں کے ارمانوں کا خون ہوگا؟ مزید تجھے کتنے علمائے امت کا خون چاہیے؟ اور پھر تجھ پر امن آشتی کا پھریرا لہرائے گا۔ اے میری پیار و محبت کی امین دھرتی! ہم نے یہی سمجھا تھا کہ ۱۹۴۷ء کے لاکھوں شہدائے کرام کے پاک و مقدس خون کی برکت سے تیری سرزمین تا صبح قیامت امن و اخوت اور بھائی چارے کا گہوارہ بنی رہے گی، مگر اب مجھے ایسا لگتا ہے کہ تجھے ضرور کسی کی نظر لگ گئی ہے اور تمام طاغوتی طاقتیں تجھے مٹانے کے درپے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ کفریہ طاقتیں اپنی منزل تک پہنچ پائیں۔

اے اللہ! تو وطنِ عزیز کو اس تاریخی بحران سے نجات عطا فرما، اور وطن عزیز کو امن کا گہوارہ بنادے اور ہمارے حکمرانوں کو بس اتنا سوچنے کی توفیق عطا فرما، کہ وہ جن قوتوں کی خوشنودی کی خاطر مسلمانوں کو آپس میں لڑا اور مروا رہے ہیں، وہ طاقتیں کبھی بھی کسی کی وفادار نہیں رہیں تو پھر بھلا ہماری کیونکر وفادار رہ سکتی ہیں، اے خدائے بزرگ و برتر! وطن کو سامراجی طاقتوں کی سازشوں سے محفوظ فرما، اور اس دھرتی پر پھر سے ایک دوسرے پر اعتماد کی فضا بحال ہو، آپس کی لسانی مذہبی اور تمام قسم کی ریشہ دوانیاں ختم ہوں

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Nour Chakwal Pakistan شہید لائبریری

اور فوجی جوان ہوں یا قبائلی انہیں تاریک اور انجانی راہوں پر چل کر عالمی طاغوتی طاقتوں کی سازشوں کی بھینٹ چڑھنے سے محفوظ فرما! ﴿آمین﴾

## مقصود بالذات اور مقصود بالعرض:

بات ہو رہی تھی ایک ساتھی کو ملنے کی، اس چوکیدار نے موصوف کو آگے ایک اور گیٹ کی طرف اشارہ کر کے بتایا ریسیپشن روم وہاں ہے، وہاں جا کر ہم نے چند منٹ انتظار کرنے کے بعد مقصود بالذات یعنی اپنے اس ساتھی سے بہت کم وقت کے لئے ملاقات تھی، کیونکہ ان کی ڈیوٹی کا وقت تھا اور ہم بھی ان کے کام میں حارج نہیں ہونا چاہتے تھے۔

مولانا ابراہیم بلیاوی رحمہ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند میں استاذ تھے ایک دن سبزی والے کی دکان سے مولی خریدی، مولی تو مختصر سی تھی، مگر پتے بڑے بڑے تھے مولانا نے مولی کو دیکھ کر کہا، مقصود بالذات چھوٹا سا ہے مقصود بالعرض بڑا سا۔ اسی طرح ہماری بھی مقصود بالذات سے ملاقات بہت کم وقت کے لئے ہوئی اور مقصود بالعرض یعنی انتظار زیادہ کرنا پڑا۔

ہم پھر محو سفر تھے، سڑک کے دونوں جانب چھوٹے چھوٹے دیہات، ہرے بھرے کھیت، سایہ دار گھنے درخت، کچھ دور سر اٹھائے ہوئے پہاڑ، اور ان کی چوٹیوں پر کھیلتے ہوئے بادل، یہ راستہ کتنا خوش منظر تھا، اس کا اندازہ وہاں سے گذرنے والے ہی کو ہو سکتا ہے، معلوم ہوتا تھا اللہ رب العزت نے حسن کے سارے موتی یہیں بکھیر دیئے ہیں، سڑک اب قدرے بلندی کی طرف جا رہی تھی اترائیوں کی نسبت چڑھائیاں زیادہ آ رہی تھیں۔

## ہری پور تے حویلیاں:

اب ہماری گاڑی ہری پور میں داخل ہو رہی تھی، ہری پور صوبہ سرحد کا ضلعی صدر مقام ہے اس سے پہلے یہ ضلع ہزارہ کی تحصیل تھی، ہری پور تک آنے کے لئے اکثر لوگ حسن ابدال سے ہو کر آتے ہیں، حسن ابدال سے ہری پور تک ۳۴ کلو میٹر کا سفر ہے ۔ہری سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بہت ہی قریبی جنرل تھا اس کے نام پر اس شہر کا نام رکھا گیا آج تک ہمارے کسی حکمران کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اس کا نام ہی تبدیل کر کے کسی مسلمان ہیروز میں سے کوئی نام رکھ دیا جائے۔

ہری پور سے حویلیاں تک ۲۲ کلو میٹر کا فاصلہ ہے یہ پاکستان ریلوے کا ٹرمینل اسٹیشن ہے، حال ہی میں ایک پرائیویٹ فرم کو حویلیاں سے کراچی تک ٹرین چلانے کی اجازت دی گئی ہے، شاہراہِ قراقرم کا اصل نقطۂ آغاز حویلیاں ہے، یہ شاہراہ حویلیاں کے قریب واقع ایک بڑے برساتی پل سے شروع ہوتی ہے، جو حویلیاں شہر سے ذرا ہٹ کر واقع ہے، اور شاہراہِ ریشم اس کو بائی پاس کر جاتی ہے اور حویلیاں سے سڑک اور بلند ہونا شروع ہو جاتی ہے درہ سلحد عبور کر کے ایبٹ آباد میں اتر جاتی ہے۔

## ایبٹ آباد میں اشیائے خورد ونوش کی خریداری:

ایبٹ آباد حویلیاں سے ۱۶ کلو میٹر کی مسافت پر واقع ہے، ایبٹ آباد شہر تقریباً ۴۲۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع سرسبز وشاداب شہر ہے اور آب وہوا کے لحاظ سے اس بلندی پر واقع تمام شہروں سے معتدل اور مناسب موسم کا حامل ہے، ایبٹ آباد کی سیاحت کے لئے معروف جگہیں تین ہیں:

شملہ پہاڑی، الیاسی مسجد، ایبٹ آباد کے بازار۔

اب ہم ایبٹ آباد کے شہر سے کچھ سامان خوردونوش خریدنے کے پرتول رہے تھے جس کی سلیکشن حضرت قاری صاحب نے ﴿جو ہمارے اس سفر کے روحِ رواں اورامیر تھے﴾ سب ساتھیوں سے مشورہ کر کے کر لی تھی اور مشورہ ہی سے کیشیئر عزیزم قاری عبدالشکور صاحب کو منتخب کیا گیا تھا، اور موصوف نے حساب وکتاب تحریر کرنے کا ذمہ راقم کو کر دیا تھا۔

**بازار گردی:**

جواشیائے خوردونوش ہم نے سلیکشن کر کے تحریر کی تھیں، ان میں سے کوئی نہ خریدی گئی، لیکن کچھ بازار گردی کر کے صرف آٹھ کلو آم خرید لئے واپسی پر بھائی زمرد خان صاحب نے امیر صاحب سے دریافت کیا، کیا خریداری ہوگئی ہے، اس پر ہمارے امیر صاحب نے ایک کہاوت سنائی کہ کوئی آدمی اگر کہیں چلا جائے اور جس کام کے لئے جائے وہ کام بھی نہ کیا ہو تو پوچھنے والے کہتے ہیں۔ پھر کیا تم وہاں آم لینے گئے تھے، امیر صاحب نے کہا کہ ہم واقعی آم لے آئے ہیں، کچھ دیر بعد ہم نے سب سامان اور باقی سودا سلف مین روڈ کی دکانوں سے لے لیا۔

**وطن عزیز مھنگائی کی لپیٹ میں:**

جو ہم کو بہت گراں قیمت پر مہیا ہوا، غریب کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں ،ایک بنیادی ضروریاتِ زندگی کی یقینی فراہمی اور دوسرے ان کی قیمت اس کی دسترس میں ہونا، افسوس کہ اس وقت ایسا نہیں ہے۔ اس وقت ایک طرف تو اشیاء کا شدید فقدان ہے اور دوسری طرف قیمتیں بھی آسمان سے باتیں کر رہی ہیں، مارکیٹ میں آٹا ۳۸ روپے فی کلو، چینی ۴۷ روپے فی کلو چائے چار سو روپے فی کلو، دال چنا ۴۸ روپے فی کلو

UMAR SHAHEED LIBRARY Muzaffar Abad (Chakwal)

،دال مسور ۱۱۰ روپے فی کلو، چاول ۹۰ روپے فی کلو، دودھ ۴۵ روپے فی کلو، خشک دودھ ۳۹۰ روپے فی کلو، چھوٹا گوشت ۲۶۰ روپے فی کلو، بڑا گوشت ۲۰۰ روپے فی کلو، خوردنی تیل ۱۳۵ روپے فی لیٹر کے حساب سے فروخت ہورہے ہیں۔

مجموعی طور پر اشیائے ضروریہ کے نرخوں میں دگنا، تگنا اضافہ ہوا ہے، بدقسمتی سے اس بجٹ میں بھی اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں کمی نہیں کی گئی۔ گنتی کے چند افراد کی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھ کر سامانِ تعیش کی قیمتوں میں کمی کرنا اور ۹۵ فیصد عوام کو خاطر میں نہ لانا، معیشت کو مستحکم کرنے کے دعوؤں کی قلعی کھولنے کے لئے کافی ہے، جہاں جہالت، بیماری، بے روزگاری اور غربت عام ہو،

کبھی ہلکی ہوا مضبوط ڈالی توڑ دیتی ہے
کمر جیسی جوانی کو غریبی توڑ دیتی ہے

**ہمارے حکمرانوں کی عیش پرستیاں:**

کیا وہاں کے وزراء کو ۱۶ کروڑ روپے کی گاڑیاں سجتی ہیں؟ جہاں چار کروڑ سے زائد افراد غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گذار رہے ہوں اور جہاں لوگ روٹی پانی کے لئے اپنے گردے تک فروخت کررہے ہوں، وہاں کے ایوان صدر کے باغات کی دیکھ بھال کے لئے ۷۴ لاکھ کے خرچے جائز ہیں؟ جس ملک کے عوام غربت کے ہاتھوں تنگ آکر اپنے معصوم بچوں کو بیچ رہے ہوں، اس ملک کے وزیرِ اعظم ہاؤس کا خرچہ ۵۴ کروڑ ہوسکتا ہے؟ جہاں بھوک سے تنگ آکر لوگ اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں ذبح کررہے ہوں وہاں کے حاکموں کے جہازوں کی آرائش وزیبائش پر ۵۸ کروڑ روپے خرچ کئے جانے کی گنجائش ہے؟ جہاں عوام آلودہ پانی پینے سے مررہے ہوں، وہاں کے

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Kor Pashum (Chakwal) عمر شہید لائبریری

حکمرانوں کے لئے جہازوں کے ذریعے صاف وشفاف پانی پیرس اور انگلینڈ سے منگوانا کیا مناسب ہوسکتا ہے؟ جہاں مریض ایمبولینسوں میں سسک سسک کر اور آہیں بھر بھر کر مر رہے ہوں وہاں کے وی آئی پیز کو ایسا پروٹوکول لائق ہے جس سے شہر کے راستے مسدود ہو جاتے ہوں؟ جس ملک کے ۳۱ فیصد اسکولوں میں بجلی ہو نہ ہی پانی اور چھت، کیا اس ملک کے اربابِ حل عقد کی اولاد سرکاری خرچ پر امریکا اور انگلستان میں تعلیم حاصل کرسکتی ہے۔ کیا ہمارے حکمران قیامت کے روز خدا تعالیٰ کے ہاں اس کا جواب دے سکیں گے؟ کیا ہمارے وزراء نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی غفلت اور اپنے ظلم کی جواب دہی کے لئے اپنے آپ کو تیار کرلیا ہے؟

اس وقت پاکستان کا شمار دنیا کے ان ممالک میں ہوتا ہے جن میں مہنگائی اپنی آخری حدوں کو چھو رہی ہے، پاکستان میں مہنگائی کی شرح ۲۱ فیصد ہے، اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں ۳۰ فیصد اور ٹیکسوں میں ۱۰ فیصد اضافہ ہو چکا ہے، لہٰذا اگر اس ساری صورتِ حال کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو ہم تاریخ کے انتہائی نازک دور سے گذر رہے ہیں، ہم غربت، بے روزگاری، معاشی بحران، دہشت گردی اور باہمی انتشار کا شکار ہیں۔

خدایا! زمین ایسی میسر ہو آسمان کے ساتھ
غریب لوگ جہاں رہ سکیں امان کے ساتھ

## ہماری بربادی کے اسباب کیا ہیں؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے ہمیں اس آتش فشاں کے دھانے تک پہنچایا کس نے ہے؟ ہماری اس تباہی، ہماری اس بربادی کے اسباب کیا ہیں؟ اور کیا ان کا حل ہے یا

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Noor Pur Chakwal (Pakistan) عمر شہید لائبریری موہرہ نور پور (چکوال)

نہیں؟ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے، ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے، جس طرح ہر بیماری کا علاج ہوتا ہے، اسی طرح ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی سورہ طٰہٰ کی آیت ۱۲۴ میں ہے:

اگر لوگوں نے میری نازل کی ہوئی ہدایات، اصولوں، قوانین اور تعلیمات سے اعراض وانحراف کیا تو میں "مَعِيشَةً ضَنكًا" مسلط کر دوں گا "مَعِيشَةً ضَنكًا" عربی میں ایسی معشت کو کہتے ہیں جس میں آمدنی کے باوجود گذارہ مشکل ہو جائے۔ قرآن کے اس حکم کو پیشِ نظر اور مدنظر رکھ کر سوچا جا سکتا ہے، کہ کیوں سینکڑوں، ہزاروں انسان بھوک وافلاس اور خطِ غربت سے نیچے زندگی گذار رہے ہیں۔

غم سے بھرا ہے سارا ملک کوئی کیا کرے
اب کون لے کسی کی خبر کوئی کیا کرے

بظاہر ہمارا نظام، ہماری ناقص پالیسیاں اس کا سبب دکھائی دیتی ہیں لیکن میرا خیال اس سے ذرا مختلف ہے، سو باتوں کی ایک بات، ہزار حقیقتوں سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ جس سے اس کا مالک وخالق ناراض ہو جائے اسے حقیقی مسرت اور رضا نصیب نہیں ہو سکتی، مالک ہو یا مزدور، دکان دار ہو یا خریدار، شوہر ہو یا بیوی، اولاد ہو یا والدین اس کی بنیادی وجہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ناراضگی ہے، اللہ نے ہمیں حکم دیا تھا تم اپنے لئے بہترین حکمران تلاش کرو، تم قال اللہ اور قال الرسول ﴿ﷺ﴾ کو زندگی کا مقصد بنا لو، لیکن ہم نے زمانے کے کرپٹ اور بدنام ترین لوگوں کو اقتدار سونپ دیا، ہم نے اللہ

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Kor Chashma (Chakwal) Pakistan
عمر شہید لائبریری
موہڑہ کور چشم (چکوال)

کے احکام کو پسِ پشت ڈال کر بے حیائی فحاشی اور عریانی کو فروغ دیا، ہم نے آزادیٔ نسواں کے نام پر اسلامی حدود کو پامال کر دیا، ہم نے مسجدوں پر فوج چڑھادی، اور مدرسوں کو شہید کرنا شروع کر دیا، ہم نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے نام لیواؤں پر کیمیکل بم پھینکنا شروع کر دیئے۔ اگر آج ہم نے اپنے رب کو راضی نہ کیا تو ہم پر یہی حالات رہیں گے، بلکہ اس سے بدتر مصائب وآلام سے گذرنا پڑے گا، اس لئے ہم کو کل کا انتظار کرنے کی بجائے آج ہی توبہ کر لینی چاہیے۔

ہم نے آخری چند چیزیں ایک پنساریہ کی دکان سے خریدیں تو اس نے اضافی طور پر ہم سب کی تواضع ایک ایک گلاس حکیمی شربت پلا کر کی۔ ﴿اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائیں﴾ جب ہم دوبارہ گاڑی میں بیٹھے تو ساڑھے گیارہ بج رہے تھے ،دھوپ کی تمازت بڑھتی جارہی تھی، اب گرم دوپہر جلد کو جھلسانے لگی تھی۔

## مانسہرہ تے شنکیاری:

مانسہرہ، ایبٹ آباد سے ۲۶ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، اور سطح سمندر سے ۳۲۰۰ فٹ بلند ہے، گرمیوں میں درجہ حرارت ۴۰ کے ہندسے کو چھو لیتا ہے، یہ صوبہ سرحد کا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور اس علاقے کا سب سے بڑا بس ٹرمینل جہاں سے گلگت، اسلام آباد، لاہور، چالاس، وادیٔ کاغان، وادیٔ سوات، آزاد کشمیر ﴿مظفر آباد﴾ مری گلیات اور کراچی کے لئے بس اور ہائی ایس سروس مل جاتی ہے۔

شاہراہِ ریشم پر شمال کی جانب آپ کو مانسہرہ سے آگے ۱۹ کلومیٹر کی مسافت پر شنکیاری نامی چھوٹا قصبہ نما شہر دیکھنے کو ملیگا۔ یہاں کا گرما بے انتہا میٹھا اور لذیذ ہوتا ہے۔ اب ہمارا سفر اس سڑک کے شمال مشرق کی جانب تھا، مانسہرہ سے بالاکوٹ تک

سڑک ۲۰ فٹ کشادہ اور مضبوط ہے، یہ روٹ بھی سیاحت کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

## بالاکوٹ اور دریائے کنھار:

مانسہرہ سے ۴۶ کلومیٹر دوری پر دریائے کنہار کے کنارے پر واقع یہ شہر بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ہم نے بالاکوٹ سے ذرا قبل ہی دریائے کنہار کے کنارے گاڑی سڑک پر پارک کی، گاڑی سے نکلتے ہی اچانک ہلکی ہلکی ہوا ہمارے گالوں کو چھونے لگی۔اور دریا کی موجوں سے بھیگے ہوئے جھونکے ہمارا استقبال کرنے لگے، دریائے کنہار کے پانی کا بہاؤ اتنا تیز اور زور آور ہے کہ اسے دیکھ کر ہی اچھے اچھوں کے ہمتیں جواب دے جاتی ہیں ماہر تیراک بھی دریائے کنہار کی موجوں میں اترنے کا حوصلہ نہیں کر پاتے، اگر کوئی بالاتفاق حوصلہ کر بھی لے تو اس کا پانی اتنا سرد اور ٹھنڈا ہے کہ سارا وجود سن ہو کر رہ جائے۔

ہمارے امیر صاحب نے کہا کہ کوئی اس پانی میں پاؤں رکھ کر دکھائے، تو راقم نے فٹ اپنا پاؤں پانی میں ڈال دیا تو امیر صاحب نے وقت نوٹ کر لیا، بڑی مشکل سے چالیس سیکنڈ پورے کیے، لگتا تھا کہ پاؤں شل ہو گئے ہیں۔

## دریائے کنھار کی طغیانی و جولانی:

یہاں پر اس کی طاقت اور بہاؤ میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے، یہاں دریائے کنہار کی طغیانی، سرکشی اور جولانی کا نظارہ قابلِ دید ہے، اس کے خطرناک پیچ وخم اور جھاگ اڑاتی موجیں بتاتی ہیں کی دریا ہر حد اور ہر بندش سے آزاد ہونا چاہتا ہے، حقیقت یہی ہے کہ اگر اس علاقے میں خالق کائنات نے اسے دو طرفہ پہاڑوں، بلند چٹانوں

UMAR SHAHEED LIBRARY Muhra Kor Pasam (Chakwal) Pakistan

اور سخت مٹی والے ٹیلوں کے حصار میں نہ رکھا ہوتا تو اس کا پاٹ نامعلوم کہاں سے کہاں تک جا پھیلتا۔

یہ خوبصورت، پرسکون وادی تقریباً ۳۲۲۶ فٹ سطح سمندر سے بلند ہے، اسلام آباد اور راولپنڈی سے اس کا بل کھاتا ہوا خوبصورت راستہ اندازاً ۱۹۴،۱ کلومیٹر پر محیط ہے ، یہ وادی تقریباً ۱۰ کلومیٹر مربع کے علاقے پر پھیلی ہوئی ہے، پورا شہر دریائے کنہار کے دونوں کناروں پر آباد ہے، قدیم بالاکوٹ ذرا اونچائی پر واقع ہے۔ دریائے کنہار کا جوش وخروش نوجوانوں کی دلی امنگوں کو جوان بناتا ہے یہ شہر اسلام آباد سے تین ساڑھے تین گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ بالاکوٹ کی تاریخی اہمیت پہاڑوں کی طرح اٹل ہے، بالاکوٹ کی پہاڑیاں آہستہ آہستہ آبادی کے نیچے دبی جارہی ہیں، بالاکوٹ اپنی خوبصورت مساجد کی وجہ سے بہت مشہور ومعروف ہے اور مسجد سید احمد شہید ﴿رحمہ اللہ علیہ﴾ خوبصورتی کا ایک انوکھا نمونہ ہے، ہم نے نمازِ ظہر دریائے کنہار کے کنارے کیشیر صاحب یعنی عزیزم قاری عبدالشکور صاحب کی اقتدا میں ادا کی۔ اور لنچ لنگڑا آموں سے کیا، جو کنہار کے پانی میں نماز سے قبل کچھ پتھروں کے نیچے ٹھنڈا ہونے کے لئے دبا دیئے گئے تھے۔

**بالاکوٹ میں مجاھدین اور جھاد کی بھار:**

بالاکوٹ شہر سے گذرنے وقت راقم کی نظر ایک کتبے پر پڑی، جس پر تحریر تھا مزار سید احمد شہید ﴿رحمہ اللہ علیہ﴾ امیر صاحب کو بتایا گیا، طے یہ ہوا کہ انشاء اللہ واپسی پر دونوں مزاروں پر ''مزار سید احمد شہید ﴿رحمہ اللہ علیہ﴾ اور شاہ محمد اسماعیل شہید ﴿رحمہ اللہ علیہ﴾ حاضر ہوں گے۔

دین اسلام ایک زندہ جاوید دین ہے، جس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے ہر دور کی

باطل قوتوں کا مقابلہ کرنے اور ہر فتنہ کی سرکوبی کے لئے ایسے مردِ مجاہد پیدا کئے جنہوں نے ہر میدان میں باطل قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جہاں باطل والے باطل کی محنت لے کر آئے ہوں اور وہاں حق کے داعیوں نے حق کی دعوت لے کر ان کا تعاقب نہ کیا ہو، تاریخ کی ورق گردانی سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حق والوں نے ہر میدان میں باطل کو شکستِ فاش دے کر اسلام کا پرچم لہرایا، جہاں حکمرانوں نے لوگوں کے جسم پر حکمرانی کی وہاں اللہ والوں نے اور مجاہدین نے لوگوں کے دلوں پر حکومت کی، اور قیامت تک انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔

انہی مبارک و مقدس ہستیوں میں مولانا سید احمد شہید ﴿رحمہ اللہ علیہ﴾ اور مولانا سید شاہ محمد اسماعیل شہید ﴿رحمہ اللہ علیہ﴾ اور ان کے رفقاء کی قربانیاں اس وادیٔ بالاکوٹ کی پہچان ہے، جن کی اسلام سے بے لوث محبت نے ان کو گھر بار، مال و دولت، آل اولاد، حتّٰی کہ انہوں نے سکھوں کی طاقت کو ختم کرنے کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں آپ دلی سے تشریف لائے، آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ سکھوں کے ساتھ آخری فیصلہ کن جنگ لڑنے کے لئے بالاکوٹ کا انتخاب کیا، آپ نے اپنے ساتھیوں وسمیت سکھوں کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا، بالآخر راہِ حق میں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے، آپ نے اپنے خون سے بالاکوٹ کی زندگیوں کے چراغ روشن کئے ان دونوں حضرات کے مزارات بالاکوٹ ہی میں ہیں۔ لوگ آپ کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے آپ کے مزار پر حاضری ضرور دیتے ہیں۔

وادیٔ بالاکوٹ کی سیاحتی اہمیت اس بات سے بھی اجاگر ہے کہ یہ وادیٔ کاغان کا

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Gorpum (Chowk) Pakistan عمر شہید لائبریری

دروازہ ہے، دریائے کنہار کے دونوں کناروں پر آباد یہ خوبصورت شہر اپنی مثال آپ ہے ، جدید طرز کے مکانوں میں جب رات کو روشنیاں پھوٹتی ہیں تو لگتا ہے کہتاروں بھرا نیلا آسمان زمین کے بوسے لے رہا ہے۔ چاندنی راتوں میں تو یہ مناظر دل و دماغ پر ایک سحر اور جادو طاری کر دیتے ہیں، خوبصورت وادی سیاحت کرنے والوں کے لئے محبت و عقیدت کا مرکز ہے۔

## کیوائی اور شوگراں:

بالاکوٹ سے ناراں اور مضافات کا سفر حسین قدرتی نظاروں سے بھرپور ہے ، یہاں ناراں ۸۶ کلومیٹر تین گھنٹے کی مسافت پر ہے، بالاکوٹ سے نکلتے ہی سڑک موڑ کاٹ کر بلندی پر پہنچ جاتی ہے اور دریائے کنہار سینکڑوں فٹ گہرائی میں رہ جاتا ہے، اس سفر کے پہلے مرحلے میں ۲۳ کلومیٹر کی مسافت پر ۴۸۰۰ فٹ بلند مقام کوائی پہنچیں گے، کیوائی سے ایک بلندی مائل رابطہ شاہراہ ۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع دلکش، سرد مقام شوگراں تک جاتی ہے، اس سفر کے لئے طاقتور گاری کا ہونا لازمی شرط ہے، یہ ایک تیز چڑھائی ہے، کمزور انجن والی گاڑیاں یہ چڑھائی چڑھنے سے انکار کر دیتی ہیں، زیادہ تر جیپ، فور بائی فور کا وہاں استعمال ہوتا ہے، شوگراں میں نہایت خوبصورت میدان، جہاں سے ملکہ پربت بے انتہا خوبصورت، صنوبر کے جنگلات، نہایت معتدل آب و ہوا کی فضا قائم ہے، یہ سطح سمندر سے تقریباً ۷۷۵۰ فٹ بلند ہے، اس کے بل کھا تے ہوئے راستے بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں یہاں کے دلفریب فطری مناظر انسان پر کچھ ایسا جادو کرتے ہیں کہ وہ ان کی خوبصورتی سے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھائے بغیر نہیں رہ سکتا، چاندنی رات کا منظر شوگراں کی خوبصورتی کا راز ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگ

UMAR SHAHEED LIBRARY
شہید آباد
موہڑہ کورچشم (چکوال)

شوگراں میں کم از کم ایک رات کا ضرور قیام کرتے ہیں۔

**پارس میں ہم بنے مہمان:**

بالاکوٹ سے کوئی تک چڑھائی کا سفر ہے یہ چڑھائی کیوائی سے ڈیڑھ کلومیٹر آگے تک چلی جاتی ہے اس کے بعد سفر اترائی پر ہوتا ہے اور پارس تک مسلسل اترائی ہے ،پارس کیوائی سے سات کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے یہ سفر ۱۵ یا بیس منٹ میں طے ہو جاتا ہے، پارس میں حضرت امیر صاحب کے تعلق والے محمد سعید شاہ صاحب کے ہم مہمان تھے ،وہ ایک یوٹیلٹی سٹور کے متصل ہماری راہ دیکھ رہے تھے ،داڑھی صاف، باریک مونچھیں ،دبلا ، پتلا جسم، عامیانی قد، ہنس مکھ چہرہ ،عمر ۴۵ تا ۵۰ کے درمیان درمیان، ہمیں ایسے ملے جیسے ہم کو برسوں سے جانتے ہوں، چند قدموں کے فاصلے پر ان کا گھر تھا، وہ ہمیں اپنے ساتھ گھر لے گئے، حال ،احوال، جانبین کی طرف سے خیریت و عافیت دریافت کی گئی یہاں بولی جانے والی ہندکو زبان بھی اپنی شیرینی اور سادگی میں لاجواب ہے، نرم عاجزانہ لہجہ، اور بات بات میں ''جی'' کی تکرار یہاں کے باشندوں کی خصوصیت ہے۔

ہندکو زبان برصغیر کی تمام زبانوں میں اردو کے سب سے زیادہ قریب ہے، یہی وجہ ہے کہ یہاں کے باشندے شہر جا کر بآسانی اردو پر عبور حاصل کر لیتے ہیں دیہاتوں کے بڑے بوڑھے بھی اردو نہ جاننے کے باوجود سمجھ ضرور لیتے ہیں، بکریاں چرانا، مویشی پالنا، کھیتوں میں کام کرنا، لکڑیاں کاٹنا لہٰذا آج بھی یہاں وہی قدیم طرزِ زندگی ہے وہی ہزاروں سال پرانے پیشے ہیں ہم نمازِ عصر تک وہاں رہے، نمازِ عصر قریب کی ایک چھوٹی سی مسجد میں الحمدللہ! سب ساتھیوں نے باجماعت ادا کی، نماز کی ادائیگی کے بعد جب

UMAR SHAHEED LIBRARY Muzaffar Colony Chakwal (Pakistan) عمر شہید لائبریری موہڑہ کورچشم (چکوال)

مسجد سے باہر آئے تو جوتے ندارد، گذشتہ رات نمازِ عشاء کے لئے ہمارے کیشیئر صاحب گئے نماز پڑھ کر نکلے تو ان کے جوتے غائب، شاید اسی کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے کہ:

میں جو جوتا چھپا کے لایا ہوں
یہ نہ سمجھو چرا کے لایا ہوں
اس کو مولا کی دین ہی سمجھو!
اس کے گھر سے اٹھا کے لایا ہوں

امیر السلام ہاشمی جوتوں کے بارے میں کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں:

رات کا وقت بھی ہے اور ہے مسجد بھی قریب
اٹھئے جلدی سے کہ پیغام عمل لایا ہوں
گھر میں فی الحال جتنے بھی پرانے جوتے
آپ جا کے بدل لیں، میں بدل لایا ہوں

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ رحم فرمائے اور ہدایت دے ان لوگوں کو جو اللہ کے گھر کو بھی نہیں بخشتے ﴿آمین﴾ بہر حال! خدا کا شکر ہوا، ہمیں تھوڑی سی تگ ودو کے بعد اپنے جوتے مل گئے، ویسے بھی جوتوں کی شان بہت بڑھ گئی ہے، جب سے بش کے سر پر پڑے ہیں، یہ ایک الگ موضوع ہے۔ ہم نے وہاں کھانا کھایا اور صاحب خانہ نے میزبانی کا حق ادا کر دیا اور رات کے قیام پر اصرار کیا اور اس پر افسوس کیا کہ اگر آپ چھٹیوں میں آتے تو میں خود آپ کو اپنی جیپ پر سیر اور شکار کراتا، کیونکہ ان علاقوں میں چھٹیاں موسم سرما میں ہوتی ہیں، اور یہ بزرگ شاہ صاحب یہاں کے کسی مقامی کالج میں پروفیسر تھے

UMAR SHAHEED LIBRARY
عمر شہید لائبریری
موہڑہ کورچشم (پپوال)

شاہ صاحب سے اجازت لے کر ہم اپنی منزل کو چل پڑے۔

## وادی کاغان:

پارس کے بعد سڑک اترتی ہوئی دریا کے قدم چوم لیتی ہے، پارس سے اگلی آبادی فرید آباد ہے، شمال کی جانب مین روڈ پر فرید آباد سے اگلی آبادی شینو ہے جہاں ٹراؤٹ مچھلی کا فارم ہے، ٹراؤٹ مچھلی سب سے اعلیٰ مچھلی ہے، کھانے میں لذیذ ترین ہے سخت ٹھنڈے پانی میں رہتی ہے۔ اس سے آگے سڑک دوبارہ بلند ہونا شروع ہو جاتی ہے اور دریا نیچے رہ جاتا ہے۔

کاغان کا خوبصورت پہاڑی مقام سطح سمندر سے تقریباً ۷۵۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے بالاکوٹ سے کاغان تک کا فاصلہ ۶۵ کلومیٹر ہے بالاکوٹ سے کاغان تک پختہ سڑک ہے، درمیان میں چند کلومیٹر سڑک کی خستہ حالت ہے، جس پر زور و شور سے کام جاری ہے، پہاڑی راستے، اور ٹھنڈی ٹھنڈی پر تسکین ہوائیں طبیعت میں عجیب سی ہلچل مچا دیتی ہیں دریائے کنہار کے ساتھ ساتھ گھنے جنگلات اور دور تک پھیلے ہوئے سرسبز کھیت بہت ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں، کاغان کے جنگلوں کے چند مشہور جانور تیتر، چکور، ہرن، مرغزریں، نافہ، گھن چوا، چیتا اور سیاہ بھورا ریچھ ہیں، یہاں پر عام جانوروں کے علاوہ خوبصورت پرندے بھی پائے جاتے ہیں۔ دریا کنہار کی پہاڑوں کے ساتھ آنکھ مچولی دل کو بہت بہاتی ہے، بالاکوٹ سے کاغان تک کا سفر، جیپ، ویگن، کار اور بس کے ذریعے طے کر سکتے ہیں یہ سفر تین گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ کاغان کا علاقہ دریائے کنہار کے سنگ سنگ پھیلا ہوا ہے، یہاں مکئی، چاول، مٹر آلو، خوبانی، عناب، سیب، اخروٹ اور موٹھ اور گندم بھی کاشت کی جاتی ہے۔

UMAR SHAHEED LIBRARY
شہید الٰہی لائبریری
موہڑہ کورچشم (چکوال)

کاغان کا موسم جاڑے میں تو بہت سرد اور برفانی ہوتا ہے راستے بند ہو جاتے ہیں مگر گرمیوں کے موسم میں قدرے خنکی ہوتی ہے، گرمیوں میں بھی لوگ یہاں پر گرم کپڑے استعمال کرتے ہیں، راتوں کو لحاف اوڑھتے ہیں، بارش، لینڈ سلائیڈنگ معمول کا کام ہے یہاں گرمیوں میں موسم نہایت خوشگوار رہتا ہے، قصبہ کاغان، وادیٔ کاغان کے ہم نام ہے، بعض لوگ صرف اسی قصبہ کو وادیٔ کاغان سمجھ لیتے ہیں جبکہ وادیٔ کاغان بالاکوٹ سے بابوسر پاس تک تقریباً ۸۰۰ مربع کلومیٹر علاقے میں پھیلی ہوئی ہے، کاغان میں زیادہ سادات آباد ہیں اس کے علاوہ سواتی، کشمیری، کوہستانی اور پنجابی بھی آباد ہیں ، یہ لوگ یہاں کی زمینوں کے مالک ہیں یہاں پر مقامی طور پر بجلی پیدا کرنے کا ایک منصوبہ مائیکرو ہائیڈرل اور الیکٹرک پاور سٹیشن بھی بنایا گیا ہے۔

## ناران برف پوش کوھساروں کے درمیان:

وادیٔ کاغان کی سب سے اہم اور مرکزی سیاحت کی جگہ وادیٔ ناران ہے، یہ سطح سمندر سے تقریباً ۸۲۰۰ فٹ بلند ہے، کاغان سے لے کر وادی تک کا راستہ اگرچہ کچا اور تکلیف دہ بھی ہے، مگر برف پوش پہاڑوں، کوہساروں کے سحر اور دریائے کنہار کی آنکھ مچولی اور ارد گرد کے پھیلے ہوئے خوبصورت اور سرسبز جنگلات کی وجہ سے ہمیں اس تکلیف دہ راستہ کا بالکل احساس ہی نہیں ہوا۔ ناران سردیوں کے موسم میں برف کی چادر اوڑھے رکھتا ہے، سردیوں کا موسم پوری وادی کو برف کی چادر میں چھپا لیتا ہے ، موسم گرما شروع ہوتے ہی چاروں طرف کے کوہساروں سے برف پگھلنے لگتی ہے ہریالی پھیل جاتی ہے، دن کو خنک ہوائیں چلتی ہیں، دھوپ میں بیٹھنے کا خوب مزا آتا ہے ، لیکن سردیوں میں یخ بستہ ہواؤں سے انسان تو کیا نباتات بھی کپکپا جاتے ہیں گرمیوں

کے موسم میں اردگرد کے کوہساروں اور پہاڑوں میں برف کی سفیدی کی قدرے کمی آجاتی ہے، ناران کی راتیں گرمیوں میں بھی بہت ٹھنڈی ہوتی ہیں، لحاف کے بنا نیند نہیں آسکتی، موسم ہر لمحہ پینترا بدلتا رہتا ہے، فضا میں اکثر بادل چھائے رہتے ہیں۔

وادیٔ ناران کی آب و ہوا بہت ہی دلکش ہے، ناران وادیٔ کاغان کا دل ہے ،وادیٔ کاغان کی اہمیت صرف ناران کی خوبصورتی سے منسلک ہے، جو لوگ وادیٔ کاغان کی سیر کو نکلتے ہیں، وہ برف پوش کوہساروں کے درمیان وادیٔ ناران ہی میں ڈیرے جماتے ہیں، وادیٔ ناران اس علاقے کا سب سے اہم اور سیاحتی مرکز ہے ناران شہر میں دریائے کنہار شرقاً غرباً بہتا ہے، دریا کا پانی برف کی مانند ٹھنڈا ہوتا ہے، دریا میں پانی کے جوش و خروش اور پتھروں کے ساتھ اٹکھیلیاں وادی کو پر سرور بنا دیتی ہیں۔

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Kor Chashm (Chakwal) Pakistan
عمر شہید لائبریری
موہڑہ کور چشم (چکوال)

## بھائی تاج صاحب کی میزبانی:

ہم ناراں میں سوا آٹھ تا ساڑھے آٹھ کے درمیان رات کو پہنچے، ابھی ہم وضو کر نے ہی لگے تھے اور ہمارے امیر صاحب وضو فرما رہے تھے کہ ایک نوجوان چہرہ داڑھی سے صاف، گٹھا ہوا جسم، چھوٹی چھوٹی مونچھیں، قدرے ناٹے قد کے۔ قاری صاحب کے متعلق دریافت کرنے لگے، ہم نے قاری صاحب یعنی امیر صاحب کے متعلق بتایا کہ وہ وضو فرما رہے ہیں بعد میں ہم انہیں کے مہمان بنے۔ رات کا پر تکلف کھانا انہی کے ہاں سے کھایا دو رات کا ہمارا قیام بھی انہیں کے ہاں تھا۔ اجنبیت کا احساس ہی نہ ہو نے دیا وہاں کے مقامی لوگ زیادہ تر میٹھی اور پہاڑی زبان ''ہندکو'' بولتے ہیں اس کے علاوہ وہاں مختلف زبانیں بھی بولی جاتی ہیں، مثلاً پنجابی، کوہستانی، کشمیری اور پشتو

وغیرہ۔اس وادی کا رقبہ اندازاً ۵۱ کلومیٹر مربع میں پھیلا ہوا ہے،موسم سرما میں پہاڑ اور میدان برف کی سفیدی سے مکمل ڈھک جاتے ہیں،سڑک کے کنارے، ننگے درخت ،گھروں کی ڈھلوانیں،عنابی چھتیں،باغیچے،جھاڑیاں سفید اور بے داغ برف سے ڈھکی ہوتی ہیں۔

نماز فجر کے لئے امیر صاحب نے اٹھایا تو لحاف سے نکلنے کا جی ہی نہیں چاہ رہا تھا،باہر سردی تھی،درخت یخ بستہ ٹھنڈی ہوا میں جھوم رہے تھے،اور دریائے کنہار کے شور کا کچھ عجیب سا سر اور ترنم تھا،بھاگم بھاگ وضو کیا،اللہ کے فضل وکرم سے سب ساتھیوں نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی۔

## اسکول اور اسمبلی کی دعا:

نماز فجر کے کچھ دیر بعد ناشتہ کیا،اور عین ناشتے کے دوران سکول میں بچے بڑی لے اور ترنم کے ساتھ سکول کی اسمبلی میں پڑھ رہے تھے:

ع..... ''لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری''

یہ وجد آفریں الفاظ جنہیں ممکن ہے،کبھی آپ نے بھی بچپن میں ایک خاص لے اور ترنم سے پڑھا ہو،شاید ہم سب اپنے بچپن میں یہ الفاظ علی الصبح ہونے والی اسکول کی اسمبلیوں میں سن چکے ہیں بہر کیف ان بچوں کی پر کیف صداؤں نے ہمیں یک لخت زمانہ حال سے ماضی میں پہنچا دیا اور بالخصوص راقم تو تصور ہی تصور میں ایک چھوٹا سا بچہ بن کر اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ جا کھڑا ہو گیا،ایسے میں ناداں دل مچل کر کہتا ہے:

ع..... ''زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری''

کاش کہ یہ دعا قبول ہو جائے ،اور یہ فانی و عارضی زندگی اپنے ہم

UMAR SHAHEED LIBRARY Muslim Colony Chashma (Chakwal) عمر شہید لائبریری موہڑہ نور چشم (چکوال)

وطنوں، مسلمان بھائیوں، لاچاروں، کمزوروں، مسکینوں، غریبوں، عام انسانوں کو فائدہ پہنچانے اور اللہ رب العزت کے پیارے دین کی خدمت میں صرف ہو سکے ﴿آمین﴾

اس کے بعد ان بچوں نے اسی پرسوز لہجے کے ساتھ نماز، دعائے قنوت، شش کلمے، نمازِ جنازہ اور دین کی بنیادی باتیں کہلوائیں، جو ایک مسلمان بچے کے لئے لازم اور ضروری ہیں، یہ چیزیں ہمارے اسکولز سے ناپید ہوتی جارہی ہیں، بالخصوص ہمارے پنجاب کے اسکولوں میں یہ پاکیزہ آوازیں سننے کو کان ترس گئے ہیں۔

تم شوق سے کالج میں پھلو، پارک میں پھولو
جائز ہے غباروں میں اڑو، چرخ پہ جھولو
بس ایک سخن بندۂ عاجز کا رہے یاد
اللہ کو اور اپنی حقیقت کو نہ بھولو

ہم میں سے ہر شخص کے دامن میں بچپن کی بہت سی سنہری یادیں ہوں گی، ذرا غور فرمایئے اس میں بہت بڑا حصہ، مدرسے اسکول، اساتذہ، طلبہ، ساتھیوں اور اس ماحول کا ہوگا، جہاں ہم زمانے کے تفکرات سے بے نیاز ہو کر چہچہاتے اور کھلکھلاتے پھرتے تھے، ان دنوں ہم سب کے یہ دو دو کان ''گردشِ ایام'' کے لفظ سے اور ہم خود اس کے مفہوم سے ناآشنا تھے۔ علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازیں کہ انہوں نے اپنی مشہورِ زمانہ ''بچے کی دعا'' لکھ کر ہمارے احساسات اور خیالات کو بہت خوبصورت زبان عطا کردی، بچپن کی یہ دعائیں، ارادے تمنائیں، امیدیں اور سہانے خواب ماضی کا بہت قیمتی اثاثہ ہیں، جو حال اور مستقبل میں ہمیں روشنی فراہم کرتے رہتے ہیں۔

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Nur Chashma (Chakwal) عمر شہید لائبریری

لیکن اب یہ صبح کی اسمبلی کا وہ کیف جو ہمیں بچپن میں محسوس ہوتا تھا پھیکا پڑتا جا رہا ہے، حالانکہ اسمبلی کے ان ۱۵ تا ۲۰ منٹ کو صحیح استعمال کر کے ہم طلبہ کو بہت کچھ سکھا سکتے ہیں اور یوں انہیں ان کے مستقبل کے لئے انتہائی خوش گوار یادوں سے بھر پور لمحات کا وصل بھی فراہم کر سکتے ہیں، لیکن ہم میڈیا کے اثرات، حد سے زیادہ مصنوعی زندگی کے تکلفات اور مغرب کی نقالی میں ہم سب کچھ کھوتے جا رہے ہیں۔

آج ہماری دنیوی تعلیم کے یہ ادارے، جدید تحقیقات کی بجائے، انگریزی تہذیب سیکھنے سکھانے کے مستقل اڈے بن چکے ہیں، جہاں صنعت اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کی طرف محنت اور توجہ کم اور انگریزیت سیکھنے اور مغربی تہذیب سیکھنے کا ذوق وشوق زیادہ سے زیادہ:

چھوڑ دینی کلچر، اپنی ہسٹری کو بھول جا
شیخ و مکتب سے تعلق ترک کر اسکول جا

ایک اور مقام پر اکبر الٰہ آبادی نے اہلِ مشرق واہلِ مغرب کا اپنے حریف اور مخالف سے معاندانہ رویے کا فرق یوں بیان کیا ہے:

مشرقی تو سر دشمن کا کچل دیتے ہیں
اور مغربی اس کی طبیعت بدل دیتے ہیں

دین مذہب سے آزاد اس جدید تعلیم وتہذیب کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بے دینی والحاد کی روش پر خود اس طبقہ کے منصف مزاج لوگوں نے اظہارِ افسوس کیا، مثلاً اقبال مرحوم نے کہا:

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Noor Chashma (Chakwal) Pakistan
عمر شہید لائبریری موہرہ نور چشم (چکوال)

یہ اہلِ کلیسا کا نظام تعلیم جدید
اک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف
ہم یہ سمجھے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

اللہ کرے ہمارے تعلیمی اداروں کی وہی روایات، وہی سدا بہار کیفیات، بنیادی اسلامی تعلیمات جو ہمارے ماضی کا شاندار ورثہ ہیں پھر لوٹ کر آجائیں۔ ﴿آمین﴾

یہ ملحدانہ دور ہے، اصلاح کے لئے
ترجمے کے ساتھ بچوں کو قرآن پڑھایئے

## جھیل سیف الملوک:

ناشتے کے فوراً بعد ہم حسین وجمیل خوبصورتیوں سے مالا مال، نیلگوں پانی کی سر زمین جھیل سیف الملوک کی طرف ہمہ قسم کے خیالات، تصورات لئے ہوئے ایک عدد جیپ میں جارہے تھے، کیونکہ وہاں جیپ کے علاوہ اور گاڑیوں کا جانا تقریباً ناممکن ہے البتہ چند منچلے نوجوان جو لاہور سے موٹر سائیکلوں پر آئے ہوئے تھے وہ جھیل سیف الملوک کے قریب تر پہنچے ہوئے تھے اور اپنی موٹر سائیکلوں سمیت وہاں جانے پر مصر اور بضد تھے، کیونکہ وہاں جیپ سے اتر کر مزید ۱۵ منٹ پیدل چلنا پڑتا ہے وہاں بعض جگہوں پر تو صرف ایک آدمی کے مشکل سے گذرنے کی گنجائش ہے، وہاں پر ذرا سا بھی پاؤں پھسلنے پر آدمی بظاہر تو بہت ہی نیچے چلا جاتا ہے لیکن حقیقت میں بہت ہی اوپر جا پہنچتا ہے، جہاں سے واپس اس جہاں میں اس کا آنا ناممکن ہے، اعمال ٹھیک نکلے تو جنت میں ورنہ جہنم تو کہیں نہیں گئی۔

UMAR SHAHEED LIBRARY Muslim Khan Pakistan عمر شہید لائبریری

جھیل سیف الملوک سطح سمندر سے ۱۰۵۰۰ فٹ پر واقع ہے اس پر لوگ ناران سے پیدل بھی جاتے ہیں، پیدل جھیل تک جاتے ہوئے راستے میں ایک گلیشیر سے گذرنا پڑتا ہے بعض لوگ جیپ کے ذریعے یا گھوڑا یا خچر کے ذریعے بھی پہنچ جاتے ہیں، گھوڑے اور خچر کرایہ پر بھی مل جاتے ہیں، جھیل تک کا پیدل سفر دو گھنٹے کی مسافت پر ہے، یہ سفر بہت خوشگوار اور دلفریب، جیپ کے ذریعے گلیشیر کو عبور کرنا ایک ماہر ڈرائیور کا کام ہے، زیادہ تر لوگ پیدل سفر گروہوں کی شکل میں کرتے ہیں، جھیل سیف الملوک کی تاریخی اہمیت بہت زیادہ ہے ہر سال ہزاروں لوگ اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اس کی سیاحت کے لئے آتے ہیں یہ ایک خوبصورت ترین جھیل ہے یہ جھیل حسن و جمال اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے اس کی لمبائی تقریباً ۴۲۰ فٹ اور چوڑائی ۴۵۰ فٹ کے قریب ہے اس کا نیلگوں پانی دریائے کنہار ہمراہی بخشتا ہے یہ سنگم ناراں کے مقام پر ہوتا ہے جھیل سیف الملوک کے عین سامنے ملکہ پربت برفانی لبادہ اوڑھے اپنی خوبصورتی اور جوبن کا نظارہ کروا رہی ہے، ملکہ پربت کی بلندی ۱۷۳۹۰ فٹ ہے اس کو آج تک کسی نے سر نہیں کیا، ملکہ پربت کا جھیل کے پانی میں عکس جھیل کی خوبصورتی دوبالا کر دیتا ہے، یہاں کے گلیشیر پر بہت سے لوگ اسکیٹنگ سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں، جاڑے کے موسم میں جھیل برف کی چادر اوڑھ لیتی ہے دور سے ایک صاف شفاف برف کا پیالہ نما دکھائی دیتی ہے، جھیل کے پانی کا رنگ موسم کے ساتھ بدلتا رہتا ہے صاف موسم میں جھیل کے پانی کا رنگ نیلا، بادل ہوں تو سبز اور گہرے بادل ہو تو گہرا سبز ہو جاتا ہے یہ جھیل کافی بلندی پر واقع ہے جھیل کو دیکھ کر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے انسان خالق کائنات کی قدرت کی صناعی کو دیکھ کر عش عش کر اٹھتا ہے، سردیوں

UMAR SHAHEED LIBRARY Mohra Noor Pur (Chakwal) شہید لائبریری

کے موسم میں یوں لگتا ہے جیسے پیالے میں برف کا گولہ ہے۔

جب ہم جھیل سے واپس ہو رہے تھے تو دن کے بارہ بجنے والے تھے، چاروں طرف پھیلی دھوپ میں ہر چیز چمک رہی تھی کچھ دن قبل ہونے والی بارش اور برف باری نے پودوں اور درختوں کو غسل دے کر نیا نویلا کر دیا تھا چھوٹے پودے اور بے وزن شگوفے ہوا سے اٹھکیلیاں کر رہے تھے، ہم نے آ کر پندرہ یا بیس منٹ ریسٹ کیا، پھر لگے نمازِ جمعہ کی تیاری کرنے۔

## ضرورت قبض کشا والے حکیم کی:

ہم جب فطری حاجت کے لئے گئے تو ہم سے پہلے ہمارے کیشیر صاحب بیت الخلا کے سامنے ٹہل رہے تھے، ۵ منٹ، ۱۰ منٹ، ۱۵ منٹ ہم سے تو مزید انتظار نہ ہوا، لگتا تھا اندر کوئی سخت قسم کا قبضی آدمی موجود تھا، گذشتہ رات کو بھائی تاج صاحب نے مطلع کیا تھا کہ یہاں کا پانی سخت قسم کا ہے اور قبض والا ہے، ان حالات میں ہمیں ایک لطیفہ یاد آیا تو ہم بے اختیار مسکرا پڑے اور جامع مسجد کے لئے نمازِ جمعہ ادا کرنے چل پڑے آپ بھی اگر مسکرانا چاہیں تو آپ بھی لطیفہ پڑھ لیجئے:

ایک سردار جی سیمنٹ فیکٹری میں کام کرتے تھے اور خوب محنت سے کرتے تھے لیکن دو تین دن سے کام میں ان کا جی نہیں لگ رہا تھا چہرے پر پریشانی کے آثار بھی تھے ساتھ کام کرنے والے ایک مزدور نے پریشانی کی وجہ دریافت کی تو پتہ چلا کہ سردار جی کو شدید قبض ہے دوست نے ایک سیانے حکیم کا پتہ بتایا جس کی قبض کشا گولیاں مشہور تھیں، سردار جی مطب میں پہنچے اور اپنا دکھڑا سنایا حکیم صاحب نے نبض چیک کی، زبان دیکھی، پیٹ کو کئی جگہ سے دبایا مگر بیماری کی وجہ تلاش کرنے میں ناکام رہے، بالآخر پو

UMAR SHAHEED LIBRARY
عمر شہید لائبریری
موہڑہ نور پتم (چکوال)

چھا کام کیا کرتے ہو، سردار جی نے بتایا، سیمنٹ فیکٹری میں ملازمت ہے، حکیم صاحب مسکرائے اور مریض کو دیوار کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا، چپکے سے اٹھے اور ایک زوردار لات سردار جی کی کمر پر جما دی، سردار جی پلٹ کر غصے میں کچھ کہنا چاہتے تھے کہ حکیم صاحب نے بیت الخلا کا راستہ بتایا، تھوڑی دیر میں سردار صاحب ہنستے مسکراتے برآمد ہوئے حکیم صاحب کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا یہ آپ نے قبض کیسے توڑی ہے حکیم صاحب نے کہا میں نے قبض نہیں توڑی بلکہ جما ہوا سیمنٹ توڑا ہے۔ آئندہ آپ احتیاطاً فراغت کے بعد سیمنٹ کی خالی بوریاں استعمال نہ کیا کریں۔

بہر حال ہم نے جمعہ کی نماز ادا کی اور ناران سے آگے لالہ زار کی طرف چل پڑے کھانا ہم نے راستے میں سڑک کے برلب ایک خوبصورت آبشار کے پاس بیٹھ کر سرِ عام کھایا، جیسے آج کل ہمارے مسلمان بھائی عید الفطر مناتے ہیں، جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ:

ہم مسلمان ہیں، ذرا سن لو!
عید ہم دھوم سے منائیں گے
پہلے کھاتے تھے چھپ کے ہوٹل میں
آج سب کو دکھا کے کھائیں گے

رستے میں بھائی زمرد صاحب نے پٹرول کا معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ پٹرول تو ناران سے ہی ملے گا۔ وہاں لوکل ایجنسیوں سے ڈیزل یا مٹی کا تیل ہی مل سکتا ہے، پٹرول کے نہ ملنے کی وجہ سے ہم جھلکڈ سے واپس آ گئے، یہ راستہ بھی تمام کا تمام سر سبز ہے ہرے بھرے کھیت، خوبصورت پھول، پہاڑی پر پرندے جو کہ صرف گرمیوں

UMAR SHAHEED LIBRARY Chashma (Chakwal) عمر شہید لائبریری موہڑہ نور چشم (چکوال) پاکستان

کے موسم میں یہاں نظر آتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ اب ہم سب کو پٹرول کے ختم ہو نے کا اندیشہ بھی لاحق تھا، بہر کیف! اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے ہم نمازِ عشاء کے قبل ہی واپس ناراں پہنچ گئے، سب سے پہلے پٹرول پمپ پر گئے لیکن شومئی قسمت وہاں سے بھی پٹرول ہمیں نہ مل سکا، ناران کی لوکل ایجنسیوں سے بھی معلوم کیا تو انہوں نے کہا صبح ۱۱ بجے بالاکوٹ سے پٹرول آجائے گا۔ دوسرے دن اڑھائی بجے ہمیں پٹرول ملا۔

## دریائے کنھار کے سنگ:

دوسرے دن دو بج کر پچاس منٹ پر ہم ناران سے چل پڑے، آج کار ڈرائیو ہمارے امیر صاحب کر رہے تھے بھائی زمرد صاحب کے سر میں درد تھا، ہم کار کی ننھی منھی سی کھڑکی سے باہر دریائے کنہار کی طغیانی، جولانی کا نظارہ کر رہے تھے جو وادی وادی گھومتا ہوا مسلسل پتھروں کے سنگ اور ہمارے سنگ گیت گاتا ہوا پورے وادی کا غان سے آنکھ مچولی کھیلتا ہوا جو مظفر آباد کے قریب دریائے نیلم اور دریائے جہلم کے ساتھ پتن کے مقام پر مل جاتا ہے۔

باہر نظر آتے مناظر یکے بعد دیگرے بدلتے جا رہے تھے، ہرے بھرے کھیت ہم سے کچھ دور رہنے والے برف پوش کوہسار خوبصورت آبشاریں، دلفریب جھرنیں، پگڈنڈیاں حتیٰ کہ کھڑکی سے باہر نظر آنے والا ہر نیا منظر پچھلے منظر کو بھلانے کا سبب بنتا جا رہا تھا ابھی نظریں ایک دلچسپ چیز اپنی طرف متوجہ کر ہی نہ پاتی کہ نگاہیں اگلے منظر میں دلچسپی لینے لگتیں، لیکن عجیب بات یہ ہے کہ دل بیزار نہیں ہوتا، آنکھیں بور نہیں ہوتیں نظریں تھکتی ہی نہیں شاید اس لئے کہ ہر منظر دوسرے منظر سے پیوستہ ہوتا ہے، کھیت کسانوں کے بغیر زندگی نہیں رکھتے، گھروندے گھر والوں کے بغیر آباد نہیں رہ

UMAR SHAHEED LIBRARY Muslim Colony Chaksawari Pakistan (Chakwal) شہید لائبریری موہڑہ کورچشم (چکوال)

سکتے ۔غرض یہ ہے کہ ہر چیز اپنی دلکشی برقرار رکھنے کے لئے دوسری چیزوں کی محتاج ہے۔

نمازِ عصر ہم نے بالاکوٹ سے ایک کلومیٹر قبل ہی ایک چھوٹی سی مسجد میں ادا کر لی ،اور جہاں ہم نے نماز پڑھی اس مسجد سے ہمیں پورا بالاکوٹ شہر نظر آرہا تھا جب ہم دونوں بھائی وضو کر رہے تھے اور ہمارے امیر صاحب ایک مقامی نوجوان سے جائے مزار سید احمد شہید اور مزور سید حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ علیہما کے متعلق دریافت فرما رہے تھے۔

**سید احمد شہید نور اللہ مرقدہ' کے مزار پر حاضری:**

کچھ دیر بعد ہم سید صاحب کے مزار پر تھے، جس کے بارے میں مولانا سید ابو الحسن ندوی نور اللہ مرقدہ' اپنی کتاب تاریخ دعوت وعزیمت میں لکھتے ہیں: کہ، سید صاحب کے مدفن کے متعلق تمام روایتوں اور بیانات کو جمع کرنے کے بعد جو بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کا جسم اور سر مبارک جمع کر کے اس قبر میں دفن کیا گیا جو دریائے کنہار کے قریب ہے اور آپ کی طرف منسوب ہے پھر وہ نعش نکال لی گئی اور دریا میں ڈال دی گئی اور سر اور جسم الگ الگ بہتے بہتے کہیں سے کہیں پہنچ گئے اور دو علیحدہ مقامات پر دفن کئے گئے ممکن ہے کہ سر اس جگہ دفن کیا گیا ہو جو گڑھی حبیب اللہ میں آپ کے سر کے مدفن کی حیثیت سے مشہور ہے اور جسم تلہٹہ میں مدفون ہو، جہاں آپ کی قبر بتائی جاتی ہے۔

بہر حال آپ کی یہ دعا مقبول اور یہ تمنا پوری ہوئی کہ میری قبر کا نام ونشان باقی نہ رہے۔

UMAR SHAHEED LIBRARY Muhra Kurchism (Chakwal) Pakistan

نواب وزیر الدولہ مرحوم لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت سید صاحب سے ایک شخص نے کہا کہ آپ قبر پرستی اور بزرگانِ دین کی مزارات پر مشرکانہ اعمال اور بدعات سے اس شد و مد کے ساتھ روکتے ہیں، لیکن خود آپ کے ہزاروں مرید اور ہزاروں معتقد ملک میں ہیں آپ کی وفات کے بعد آپ کے مزار پر وہی ہوگا جو دوسرے بزرگانِ دین کے مزارات پر ہو رہا ہے اور آپ کی قبر کی پرستش بھی اسی طرح ہوگا جس طرح ان قبروں کی پرستش ان کی وفات کے بعد ہوتی ہے۔ حضرت نے فرمایا میں درگاہِ الٰہی میں بصد آہ و زاری درخواست کروں گا، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میری قبر کو معدوم اور میرے مدفن کو نامعلوم کر دے، نہ قبر رہے گی، نہ اس پر شرک و بدعت ہوگی۔

خدا تعالیٰ جل شانہٗ کی قدرت و رحمت ملاحظہ ہو کہ حضرت کی یہ دعا قبول ہوئی اور آپ کی قبر کا آج تک صحیح پتہ نہ چل سکا۔ ہم سید صاحب کے مزار پر حاضری دینے کے بعد حضرت سید محمد اسماعیل صاحب کے مزار کے لئے جا رہے تھے۔

## حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید کے مزار پر:

ہم نمازِ مغرب سے قبل ہی شاہ صاحب کے مزار پر پہنچ گئے۔ بالاکوٹ میں اسی ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ کو مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید نور اللہ مرقدہٗ نے بھی شہادت پائی اکثر ساتھیوں نے آپ کو جس وقت دیکھا، پیشانی سے خون جاری تھا، داڑھی خون سے تر تھی، بھری ہوئی بندوق کاندھے پر اور ننگی تلوار ہاتھوں میں تھی، سر برہنہ تھا، سید صاحب کا دریافت فرما رہے تھے اور شوق شہادت میں سرشار اور پروانہ پھر رہے تھے بالآخر اس دلی مراد کو پہنچے، جس کی بُدُوِّ شُعُور خون جگر سے پرورش کی تھی اور اس طرح جہد و جہاد کی

اس طویل و مسلسل حیاتِ طیبہ کا خاتمہ ہوا، جس میں شاید ایک دن بھی فراغت وراحت اور ایک رات بھی غفلت استراحت کی نہ تھی۔

سرحد کا قیام اور ہجرت کے بعد کا زمانہ ایک مسلسل جہاد کا زمانہ تھا جس میں یا تو عملاً جنگ تھی، یا اس کی تیاری، یا اس کے مقدمات، یا اس کے نتائج، سالہا سال کی اس مدت میں اطمینان کی گھڑی شاید ہی کبھی نصیب ہوئی ہو، جنگ کی تدابیر وانتظامات اور جنگی مہموں کی قیادت میں سب سے بڑا حصہ آپ ہی کا تھا، اس مدت میں میدان جنگ کے سب نشیب وفراز اور حالات کے سب تغیرات پیش آئے، فتوحات بھی ہوئیں ،عملداری بھی قائم ہوئی ،ایک دینی ریاست کا انتظام بھی کرنا پڑا، شکستیں بھی ہوئیں، فتح کیا ہوا علاقہ بارہا ہاتھ سے نکل نکل گیا، سالہا سال کے رفقاء اور معتمدین کے ساتھ دغا بھی کی گئی، ایک ایک وقت میں بیسوؤں کی تعداد میں برسوں کے ساتھیوں کی اچانک شہادت کی خبریں بھی سننے میں آئیں، دن رات کے ساتھیوں اور عمر بھر کے رفیقوں اور جانبازوں کا جو قیمتی سرمایہ ہندوستان سے لے کر چلے تھے اس میں برابر کمی واقع ہوتی رہی جن توقعات کے ساتھ ہندوستان سے رخصت ہوئے تھے ان میں سے بہت کم پوری ہوئیں، جن سے مدد کی امید تھی، انہوں نے مدد کی بجائے، دھوکا دیا، اور زک پہنچانے سے باز نہ آئے، برسوں کی کھیتی دنوں اور گھنٹوں میں لٹ پھنک گئی، تنگی ،ترشی، مسلسل فاقے، مسلسل آزمائشیں رہیں لیکن اس مجاہد کی پیشانی پر کبھی بل نہیں پڑا۔ بارہا سید صاحب کی رائے سمجھ میں نہ آئی، لیکن اطاعتِ امیر محبت وتعلق میں کبھی فرق نہ آیا، زمانے کے امتداد، سلسلۂ جنگ کی طوالت اور اس کی پیچیدگیوں اور بار بار کی قسمت آزمائی نے کبھی طبیعت پر اثر نہیں کیا، جو جذبات، جو یقین اور جو شوق لے کر

UMAR SHAHEED LIBRARY Muhammad Chak Dashnam (Chakwal) عمر شہید لائبریری موہڑہ کورچم (چکوال)

آئے تھے اس میں کوئی افسردگی پیدا نہیں ہوئی اور بالآخر عین میدان کارزار میں اپنے محبوب مقصد کے لئے اپنے محبوب امام ورفیق کے ساتھ راہِ خدا میں سر دے کر ثابت کر دیا کہ:

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج

مولانا نے اپنے ایک فارسی کے مکتوب میں لکھا تھا، "رسول اللہ! ﷺ کی طرف نسبت کرنے والے مسلمان کو لازم ہے، جان ومال، عزت وآبرو کی اس راہ میں بازی لگا دے اور اس کو عین اپنی سعادت سمجھے اور موافق ومخالف کی ترقی وتنزل کو قدرتِ الٰہی کے حوالے کر دے۔

بالاکوٹ کے معرکے نے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے فتح وغلبہ کی مسرت وطرب کی بجائے ان کو فدائیت وشہادت کا شرف عطا فرمایا اور رضا وقبول کے دست وشفقت نے ان کو اپنی آغوشِ رحمت کی طرف کھینچ لیا، وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝

مولانا کی دوسری فضیلتیں تو رہیں برطرف ان کی شہادت مسلّم ہے اور شہداء کی مغفرت مسلّم لیکن ۲۴ ذوالقعدہ ۱۲۴۸ھ سے لے کر آج تک کے طویل عرصے میں شاید ہی کوئی ایسا دن طلوع ہوا ہو جس کی صبح کو اس شہیدِ اسلام کی تکفیر وتضلیل کا کوئی فتویٰ نہ نکلا ہو لعنت اور شب وستم کا کوئی صیغہ نہ استعمال کیا گیا ہو، فقہ وفتاویٰ کی کوئی دلیل ایسی نہیں جو اس کے کفر کے ثبوت میں پیش نہ کی گئی ہو، وہ ابولہب وابوجہل سے زیادہ دشمن

اسلام، خوارج و مرتدین سے زیادہ دشمنِ اسلام، کفر وضلالت کا بانی، بے ادبوں اور گستاخوں کا پیشوا، شیخ نجدی کا مقلد وشاگرد بتایا گیا! یہ ان لوگوں نے کہا جن کے جسمِ نازک میں آج تک اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ایک پھانس بھی نہیں چبھی، جن کے پیروں میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے راستے میں کبھی کوئی کانٹا نہیں گڑا جن کو ﴿خون چھوڑ کر کہ اس کا ان کے یہاں کیا ذکر﴾ اسلام کی صحیح خدمت میں پسینے کا ایک قطرہ بھی بہانے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی! یہ ان لوگوں نے کہا جن کی ماؤں بہنوں، بیٹیوں کی عزت وعصمت بچانے کے لئے اس نے سر کٹایا، اس کا یہی گناہ تھا اور کیا دنیا میں احسان فراموشی کی اس سے بڑھ کر نظیر مل سکتی ہے؟ جس وقت پنجاب میں مسلمانوں کا دین وایمان، جان ومال عزت وآبرو محفوظ نہ تھی، سکھ اپنے گھروں میں مسلمان عورتیں ڈال لیتے تھے، مساجد کی بے حرمتی ہو رہی تھی، اور ان میں گھوڑے باندھے جاتے تھے، اس وقت یہ غیرتِ ایمانی وحمیت اسلامی کے مدعی کہاں تھے؟

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

﴿از: تاریخ دعوت وعزیمت حصہ ششم جلد دوم ص ۴۴۹ تا ۴۵۲﴾

ہم نے نماز مغرب مسجد شاہ محمد اسماعیل شہید میں با جماعت ادا کی جو مزار شریف با لمقابل تھی، نماز کے بعد بالاکوٹ شہر سے ہی ہم نے کھانا کھایا، جب ہم گاڑی تک پہنچے تو رات تاریکی میں ڈوب چکی تھی، گاڑی تیزی سے سڑک پر رواں دواں تھی، بھائی زمرد صاحب پہاڑی سڑک پر نہایت مہارت سے گاڑی چلا رہے تھے، شہر سے نکلے تو سڑک

پر ہر سو اندھیرے کا راج ہو چکا تھا، راستے ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی سوائے ایک جگہ کے جب ہم نور پور سے نکلنے لگے تو ٹریفک پولیس والوں نے روکا، کیونکہ ان بے چاروں کا کام ہی بقول انور مسعود صاحب کے یہی ہے کہ:

میں نے کہا کہ آپ نے روک لیا ہے کیوں ہمیں
اس نے کہا تم ایسی بات زبان پر لائے کیوں
تم تو ہو صرف آدمی، ہم ہیں پولس کے آدمی
بیٹھے ہیں راہگذر پر ہم، کوئی گذر کے جائے کیوں

انور مسعود صاحب کا ایک اور شعر بھی عرض ہے:

اک ٹریفک انسپکٹر اس طرح گویا ہوا
کثرت خوراک سے کچھ اور برکت ہو گئی

توند میری ہو گئی ہے میز کی صورت دراز
اور بھی چالان لکھنے میں سہولت ہو گئی

یہ سواری بھی اللہ رب العزت کی کتنی بڑی نعمت ہے کہ ہفتوں کا سفر دنوں میں، دنوں کا سفر گھنٹوں میں، گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔ چنانچہ راستے میں ہم نے ایک جگہ نمازِ عشاء ادا کی، باقی سفر ہم نے کچھ نیند اور کچھ جاگتے طے کیا تین بجے کے قریب ہم اوڈھروال مدنی مسجد کے سامنے اترے۔

UMAR SHAHEED LIBRARY
عمر شہید لائبریری
Choukham (Chakwal) Pakistan

یہ ہمارا ایک اور یادگار سفر تھا، اگلے تین دنوں میں چند ساتھیوں نے اس سفر کی روئیداد دریافت کی، اور بالکل آج اباجی کے پیر بھائی ایک بزرگ جن کا میں اب تک نام بھی نہیں جانتا، عصر سے تھوڑا قبل دریافت فرمانے لگے کہ کوئی نئی کتاب نہیں لکھی، ان کو کون بتائے کہ کتاب لکھنا کوئی چائے بنانے کا عمل نہیں ہے کہ آگ پر رکھیں پانی ،دودھ، پتی ڈالیں چائے تیار۔ ہمارا حال تو بقول شاعر کے یہ ہے:

خود اپنا رسالہ نکالا مدیر ہو بیٹھے
مہینہ بھر میں مکمل فقیر ہو بیٹھے

بہر کیف! ہم نے بھی اس کی کمی شدت سے محسوس کی اور اس کمی کی تمام تر ذمے داری ہم اپنے نازک سے شانوں پر محسوس کر رہے تھے، چنانچہ ان باتوں کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے فضل سے، دماغ کے پٹھوں کی مدد سے، اپنے زورِ قلم اور زورِ بازو کے طفیل سے اپنا انتہائی قیمتی وقت برباد کر کے اپنے اس سفر کے کچھ یادگار لمحات صفحۂ قرطاس پر انڈیل دیئے ہیں بلکہ ''وگا'' یعنی سَٹ کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو رہے ہیں، اب آپ قارئین کے آگے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس سفرنامے کی مزاج پرسی کریں، بلکہ ایک مرتبہ بہ نفسِ نفیس اس کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اور اس کی صحت کا معاینہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ شاید آپ نے اس کی مزاج پرسی کر بھی لی ہو، اگر مزاج پرسی فرما چکے ہیں تو آپ کا بہت بہت شکریہ! شالا جُگ جُگ جیئیں۔

۱۵ جولائی رات گیارہ بج کر دس منٹ ۲۰۰۹ء

UMAR SHAHEED LIBRARY
عمر شہید لائبریری

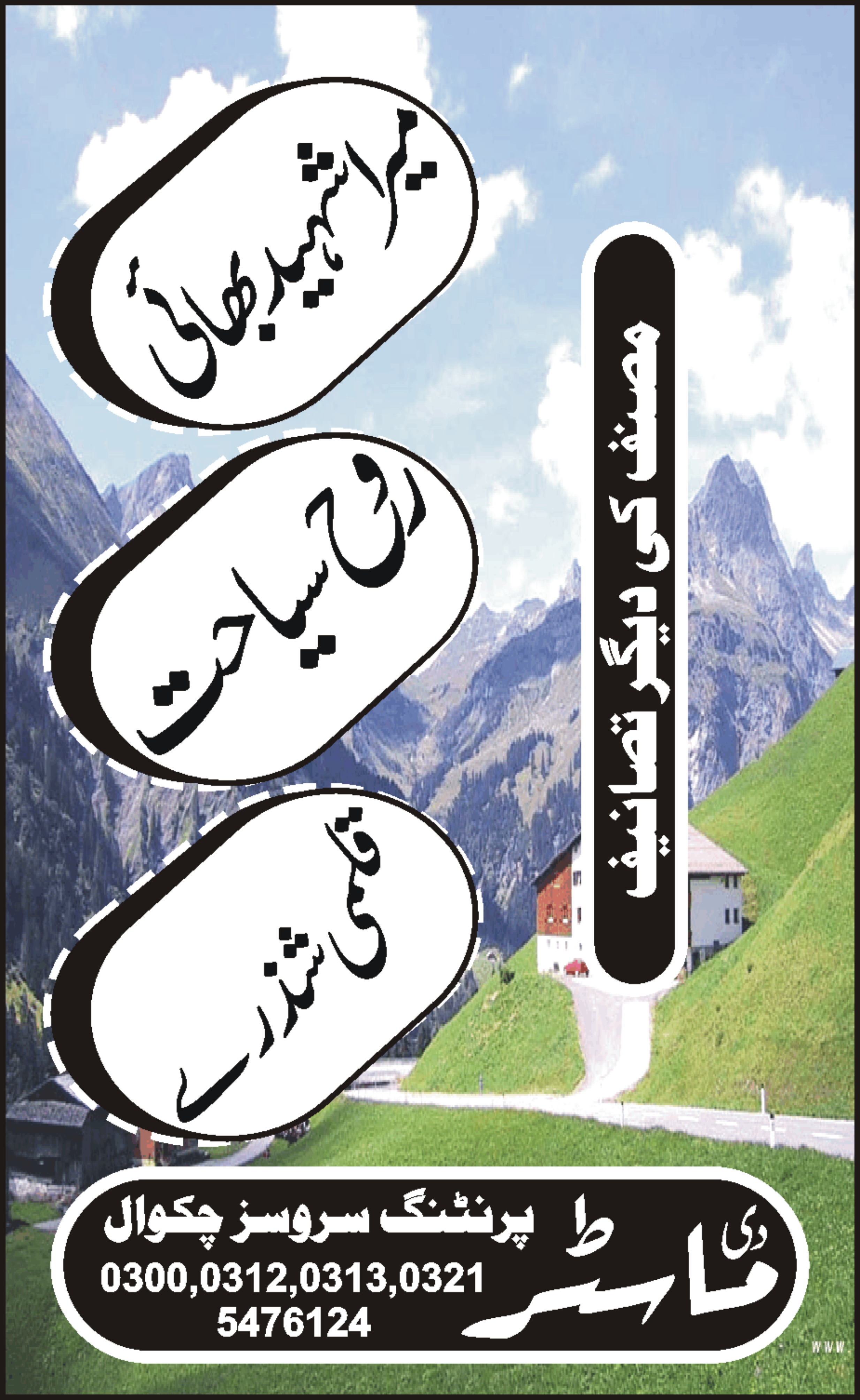
ہم اشتہار بھی
دیتے ہیں
تصنیف کی
ترقی کی
گارنٹی
دی ماسٹر پرنٹنگ سروسز چکوال
0300,0312,0313,0321
5476124